عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کا ترجمان

ہفت روزہ

انٹرنیشنل

ختم نبوۃ

KHATME NUBUWWAT

(AN INTERNATIONAL WEEKLY MAGAZINE)

جلد نمبر ۹ شمارہ نمبر ۲

عدالت

حضرت سیدنا

فاروقِ اعظم

رضی اللہ تعالیٰ عنہ

مغربی جرمنی فرینکفرٹ میں قادیانیوں کے زیر اہتمام منعقد ہونیوالا سیمینار مشاعرہ ناکام ہوگیا۔

قادیانیوں نے دھوکہ دے کے مسلمان ادیبوں اور شاعروں کو پروگرام میں شرکت کی دعوت دی تھی۔

جمیل الدین عالی فرینکفرٹ سے پروگرام میں شرکت کیے بغیر واپس چلے گئے۔

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت اور مقامی مساجد کے راہنماؤں نے شاندار کردار ادا کیا۔

مغربی جرمنی سے ایک رپورٹ

نماز تہجد کی فضیلت اور اہمیت

تحقیقی مولانا محمد ادریس کاندھلوی

مسیلمہ قادیان کا ہذیان

اردن میں 12 قادیانیوں کا قبولِ اسلام

رائس ایکسپورٹ کارپوریشن تباہی کے دھانے پر

دبئی میں

چاول کی بجائے ہیروئن کی برآمدگی

کیا اس میں مرزائیوں کا ہاتھ تو نہیں ہے

مسئلہ کشمیر اور قادیانیوں کی ریشہ دوانیاں

بسم اللہ الرحمن الرحیم

مفسرین کرام اور مسئلہ ختم نبوت

مَا كَانَ مُحَمَّدٌ اَبَآ اَحَدٍ مِّنْ رِّجَالِكُمْ وَلٰكِنْ رَّسُوْلَ اللّٰهِ وَخَاتَمَ النَّبِيّٖنَ ۭ وَكَانَ اللّٰهُ بِكُلِّ شَيْءٍ عَلِيْمًا ۝

ترجمہ: "نہیں ہیں محمد صلی اللہ علیہ وسلم تمہارے مردوں میں سے کسی کے باپ، لیکن آپ اللہ کے رسول اور تمام انبیاء کے ختم کرنے والے ہیں۔ اور اللہ تعالیٰ ہر چیز کا جاننے والا ہے۔"

اس آیت شریف کا شانِ نزول یہ ہے کہ آفتابِ نبوت صلی اللہ علیہ وسلم کے طلوع ہونے سے پہلے تمام عرب جن تاریکیوں اور مہلک غیر رسومات تیرہ میں مبتلا تھے۔ ایک رسم تبنّی یعنی لے پالک بیٹے کو تمام احکام میں حقیقی اور نسبی بیٹے جیسا سمجھنا تھا۔ وراثت، رشتہ ناتہ، کے حلت و حرمت تک بیٹا جیسے سلوک روا رکھا گیا۔ اس سے اختلاط نسب کا خطرہ ناگزیر ہو گیا۔ اس بے ہودہ رسم جیسے نام کو پاک کرنے اور اس رسم کی استیصال سرورِ کونین کو سوائے اس کے کہ آپ عملی زندگی میں نمونہ قائم کریں نہ ممکن سا لگتا تھا۔ زید بن حارثہ جو آپ کے متبنیٰ تھے جب ان کی بیوی زینب کو باہمی ناچاقی کی وجہ سے طلاق دے دی تو خداوند کریم نے رسول اللہ کو حکم فرمایا کہ ان سے نکاح کر لیں۔ تاکہ اس رسم و عقیدہ کا کلیتاً استیصال ہو جائے (لِكَيْ) معاملہ تکمیل کو پہنچا۔ قرآن کریم کے اس آیت کے مطابق آپ کا کسی مرد کے باپ ہونے کی نفی کی گئی ہے۔ اگرچہ قاسم، طیب، طاہر اور ابراہیم رضی اللہ عنہم چاروں آپ کے فرزند ہیں۔ مگر وہ رجالکم کی قید سے مستثنیٰ ہو گئے اس لئے کہ وہ بچپن ہی میں وفات پا گئے اور رجولیت کے درجہ پر نہیں پہنچے۔ ہم نے مفسرین کرام کی روشنی میں ختم نبوت پر بحث کی ہے۔ حاشیہ شیخ الہند کے مطابق اس آیت کی تفسیر یہ ہے یعنی آپ کی تشریف آوری سے نبیوں کے سلسلے پر مہر لگ گئی۔ اب کسی کو نبوت نہیں دی جائے گی۔ پس جن کو ملنی تھی مل چکی اس لئے آپ کی نبوت کا دورہ سب نبیوں کے بعد رکھا گیا جو قیامت تک چلتا رہے گا۔ حضرت مسیح علیہ السلام بھی آخیر زمانہ میں بحیثیت آپ کے ایک امتی کے آئیں گے خود ان کی نبوت و رسالت کا عمل اس وقت جاری نہ ہوگا جیسے آج تمام انبیاء اپنے اپنے مقام پر موجود ہیں مگر شش جہت میں عمل صرف نبوت محمدیہ کا جاری و ساری ہے۔ حدیث پاک میں ہے کہ اگر آج موسیٰ علیہ السلام زمین پر زندہ ہوتے تو ان کو بھی بجز میرے اتباع کے چارہ نہ تھا۔ بلکہ بعض محققین کے نزدیک تو انبیاء سابقین اپنے اپنے عہد میں بھی خاتم الانبیاء صلی اللہ علیہ وسلم کی روحانیت عظمیٰ ہی سے مستفید ہوتے ہیں۔ جیسے رات کو چاند اور ستارے سورج کے نور سے مستفید ہوتے ہیں۔ حالانکہ سورج اس وقت دکھائی نہیں دیتا۔ اور جس طرح روشنی کے تمام مراتب عالم اسباب میں آفتاب پر ختم ہو جاتے ہیں۔ اس طرح نبوت و رسالت کے تمام مراتب و کمالات کا سلسلہ بھی روح محمدی صلی اللہ علیہ وسلم پر ختم ہوتا ہے۔ بدیں لحاظ کہہ سکتے ہیں کہ آپ رتبی اور زمانی ہر حیثیت سے خاتم النبیین ہیں۔ اور جن کو نبوت ملی ہے۔ آپ ہی کی مہر لگ کر ملی ہے۔ واللہ اعلم بالصواب۔

آخر میں شیخ نے لکھا ہے۔ مسئلہ ختم نبوت کے متعلق قرآن، حدیث، اجماع کی روشنی میں علماء نے بڑی بڑی کتابیں لکھی ہیں مطالعہ کے بعد ذرا تردد نہیں رہتا کہ اس عقیدہ کا منکر قطعاً کافر اور ملتِ اسلام سے خارج ہے۔

(بشکریہ حاشیہ شیخ الہند ص ۵۵۰)

ہفت روزہ
ختم نبوت
انٹرنیشنل

۵ تا ۱۱ ذوالقعدہ ۱۴۱۰ھ بمطابق یکم تا ۷ جون ۱۹۹۰ء | جلد نمبر ۹ | شمارہ نمبر ۲

مدیر مسئول عبدالرحمٰن باوا

اس شمارے میں

۱ — مفسرین کرام اور مسئلہ ختم نبوت — ۲
۲ — منظوم مناقب ام المومنین حضرت حفصہؓ — ۴
۳ — دائس ایکیوریٹ کارپوریشن تباہی دہانے پر — ۵
۴ — دبئی میں چاولوں کی بجائے ہیروئن کی برآمدگی — ۶
۵ — نماز تہجد کی فضیلت اور اہمیت — ۸
۶ — عدالت سیدنا حضرت فاروق اعظم رضی اللہ عنہ — ۱۰
۷ — خواتین کیلئے کچھ اہم مسائل اور چند نصیحتیں — ۱۲
۸ — مسیلمہ قادیان کا ہذیان — ۱۴
۹ — حضرت مسیحؑ کی قبر کشمیر میں نہیں، قسط نمبر ۲ — ۱۷
۱۰ — واشنگٹن سے ایک سوال نامہ — ۲۰
۱۱ — کشمیر اور قادیانیوں کی ریشہ دوانیاں — ۲۲
۱۲ — اخبار ختم نبوت — ۲۴
۱۳ — اُردن میں ۱۰ قادیانیوں کا قبول اسلام — ۲۵
۱۴ — آپ کے مسائل اور ان کا حل — ۲۷

پرنٹر و پبلشر: عبدالرحمٰن یعقوب باوا — طابع: سید شاہد حسن — مطبع: القادر پرنٹنگ پریس — مقام اشاعت: ۱۰۳ نیو ٹاؤن کراچی

سرپرست
شیخ المشائخ حضرت مولانا
خان محمد صاحب مدظلہ
امیر عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت

مجلس ادارت
مولانا مفتی احمد الرحمٰن | مولانا محمد یوسف لدھیانوی
مولانا منظور احمد الحسینی | مولانا بدیع الزمان
مولانا ڈاکٹر عبدالرزاق اسکندر

سرکولیشن منیجر
محمد انور

رابطہ دفتر
عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت
جامع مسجد باب الرحمت ٹرسٹ
پرانی نمائش ایم اے جناح روڈ
کراچی ۷۴۴۰۰ - پاکستان
فون نمبر ۷۱۱۶۷۱

LONDON OFFICE:
35 STOCKWELL GREEN
LONDON SW9 9HZ U.K.
PH: 71-737-8199.

چندہ
سالانہ — ۱۵۰ روپے
ششماہی — ۷۵ روپے
سہ ماہی — ۴۵ روپے
فی پرچہ — ۳ روپے

چندہ
غیر ممالک سے سالانہ بذریعہ ڈاک
۴۵ ڈالر

چیک / ڈرافٹ بنام ”ویکلی ختم نبوت“
الائیڈ بنک بنوری ٹاؤن برانچ
اکاؤنٹ نمبر ۳۶۳ کراچی پاکستان
ارسال کریں

منظوم مناقب ام المومنین حضرت حفصہؓ

خواجہ محمد مصباح الدین راٹھور ایم۔ اے
منڈیکے گورایہ (سیالکوٹ)

سکون قلب و جسم و جان حفصہؓ
نبیؐ کی زوجۂ ذی شان حفصہؓ

نمونہ ریاضت بنت فاروقؓ
زہد کی اور عبادت آن حفصہؓ

حیاء و شرم کا پیکر سراپا
عمرؓ کے خلق کی پہچان حفصہؓ

نجابت ان کے گھر کی ایک لونڈی
شرافت کی ہے بے شک کان حفصہؓ

حمیراؓ سے کبھی رشک و رقابت
تھی ازواج نبیؐ کا مان حفصہؓ

رجوع کا لائے جو پیغام جبریلؑ
ہے اس مضمون کا عنوان حفصہؓ

ز دار ابن شعبہؓ بوھریرہؓ
اٹھایا پیکر عرفان حفصہؓ

اتارا قبر میں عبداللہؓ، عاصمؓ
و سالمؓ لاشۂ بے جان حفصہؓ

بہ سِن شصت و سہ دارالفناء سے
سدھاریں جنت رضوان حفصہؓ

صدائے مرحبا اَھلاً و سَھلاً
بگو مصباح "لکِ غُفرانُہٗ" حفصہؓ

اچھا کون؟
کالا — یا — گورا

از: قاضی محمد اسرائیل۔ مانسہرہ

● دو مسلمان باندیاں جو قرآن و حدیث کی ماہر تھیں۔ ایک وقت وہ تھا۔ کہ مسلمان باندیاں بھی قرآن و حدیث کی ماہر ہوا کرتی تھیں۔ آج یہ حالت ہے کہ ہماری اکثر مسلمان خواتین صحیح کلمہ بھی نہیں پڑھ سکتیں۔ آئیے اپنی پرانی تاریخ کو یاد کرنے کے لئے چند مسلمان خواتین کے واقعات سنیئے۔ اور اپنے حال پر رحم کرتے ہوئے اپنی بچیوں کو قرآن و حدیث کی تعلیم دیجئے۔

خلیفہ ہارون رشید کو ایک لونڈی کی ضرورت تھی۔ اس نے اعلان کیا مجھے ایک لونڈی درکار ہے۔ اس کا اعلان سنکر اس کے پاس دو لونڈیاں آئیں۔ کہنے لگیں ہمیں خرید لیجئے۔ ان میں سے ایک کا رنگ کالا تھا۔ اور ایک کا گورا۔ ہارون رشید نے کہا مجھے ایک لونڈی چاہیئے۔ دو نہیں۔ گوری بولی تو حضور پھر مجھے خریدیے کیونکہ گورا رنگ اچھا ہوتا ہے۔

کالی بولی حضور رنگ کالا ہی اچھا ہوتا ہے۔ آپ مجھے خریدیے۔

ہارون رشید نے کہا کہ اچھا تم دونوں اس موضوع پر مناظرہ کر لو۔ کہ رنگ گورا اچھا ہے کہ کالا؟ جو جیت جائے گی میں اسے خرید لوں گا۔ دونوں نے کہا بہت اچھا۔ چنانچہ مناظرہ شروع ہو گیا۔ ان دونوں کے ذہن کا آپ اس طرح اندازہ لگائیں کہ فضائل اور دلائل عربی اشعار میں فی البدیہہ بیان فرمائے۔ ان کے اشعار کا اردو شعروں میں کسی نے ترجمہ کیا ہے۔ وہ نقل کیا جاتا ہے۔ گوری بولی

+ موتی سفید ہے اور قیمت ہے اسکی لاکھوں
اور کوئلہ ہے کالا قیمت میں ڈھیر پا لے

باقی صہ پر

رائس ایکسپورٹ کارپوریشن تباہی کے دہانے پر

رائس ایکسپورٹ کارپوریشن جو ایک سرکاری اور قومی ادارہ ہے ۔ کسی زمانے میں ملک کے لئے اچھا زرمبادلہ پیدا کرنے والا ثابت ہوا ہو گا ـــــ اب تباہی کے دہانے پر کھڑا ہے ۔ کروڑوں روپے کا غبن وہاں ہو رہا ہے ۔ دھوکہ دہی ، بدعنوانی ، دھاندلی وہاں کا معمول بن چکا ہے ۔ وہاں کام کرنے والے اہل کار ، قومی مفاد پر ذاتی مفاد کو ترجیح دیتے ہیں ۔ آج کل اس ادارہ میں ہونیوالی دھاندلیوں کی خبریں قومی اخبارات میں چھپ رہی ہیں ۔ ان خبروں سے اندازہ لگانا مشکل نہیں کہ جو لوگ اس اہم ترین ادارے کو نقصان پہنچا رہے ہیں ۔ وہ دراصل ملک کی معیشت کو تباہ و برباد کر رہے ہیں ۔ آیئے پہلے ایک اخبار میں چھپنے والی خبر ملاحظہ ہو ۔

”کراچی (اسٹاف رپورٹر) ایف آئی اے نے چاول کے چھلکے کی جگہ دھوکہ دہی کے ذریعہ برآمدی کوالٹی کا چاول رائس ایکسپورٹ کارپوریشن کے گوداموں سے نکالنے کے الزام میں چاول کے تاجر کو گرفتار کر لیا جبکہ ایف آئی اے اس سلسلے میں متعلقہ کمپنی کے ڈائریکٹروں اور رائس ایکسپورٹ کارپوریشن کے بعض افسران کو تلاش کر رہی ہے ۔

تفصیلات کے مطابق ایف آئی اے کے حکام کو اطلاع ملی تھی کہ رائس ایکسپورٹ کارپوریشن کے عملے کے بعض افراد مختلف اداروں سے مل کر دھوکہ دہی کے ذریعہ برآمدگی کوالٹی کا چاول گودام سے نکال رہے ہیں ۔ جس پر اسسٹنٹ ڈائریکٹر خلیق الزمان کی نگرانی میں ایف آئی اے نے تحقیقات کی ۔ اس دوران انکشاف ہوا کہ ایک کمپنی بوزانٹر پرائز نے چاول کے چھلکوں کی برآمدگی کے لئے ٹینڈر بھرا تھا ۔ جو منظور ہو گیا ۔ کمپنی نے چاول کے چھلکوں کی آڑ میں کارپوریشن کے عملے کی ملی بھگت سے ۵ کروڑ سے زائد مالیت کے برآمدگی کوالٹی کے ۵۰ ہزار بیگ گودام سے نکلوا لئے ۔ اور چاول کے تاجر عبدالغفار کے ذریعہ مختلف دوکاندار کو فروخت کر دیئے ۔ جس پر ایف آئی اے نے چھاپہ مار کر عبدالغفار کو گرفتار کر لیا ۔ اور اس کی نشاندہی پر چاول کی ... بڑی مقدار برآمد کر لی ۔ جبکہ کئی گوداموں کو جہاں یہ چاول رکھا ہوا تھا ۔ سربمہر کر دیا ۔ ایف آئی اے اس سلسلے میں مذکورہ کمپنی اور رائس ایکسپورٹ کارپوریشن کے بعض افراد کو تلاش کر رہی ہے ۔“

(روزنامہ جنگ لاہور ۲۳ اپریل ۱۹۹۰ء)

رائس ایکسپورٹ میں اس قسم کا ہونے والا پہلا واقعہ نہیں ہے ۔ بلکہ اس سے قبل بھی کئی ایسے واقعات یا اس سے زیادہ ایسے خطرناک واقعات ظہور پذیر ہوئے ہیں ۔ جس میں نہ صرف اس ادارہ کو نقصان پہنچایا گیا ۔ بلکہ بین الاقوامی سطح ہمارا ملک بھی بدنام ہوا تھا ۔ اخبارات میں یہ ریکارڈ موجود ہے ۔ ہم نے آج سے ٹھیک ۵ سال پہلے ”ختم نبوت“ میں وہاں ہونیوالے اہم واقعات کا تفصیل سے ذکر کیا تھا ۔ اس واقعہ کے مطابق اسی ادارہ نے یعنی رائس ایکسپورٹ کارپوریشن نے دبئی میں بھیجے جانے والے چاول کے کنٹینرز میں چاول کے بجائے اربوں ڈالر کی مالیت کی ہیروئن بھری تھی ۔ وہ دبئی میں پکڑی گئی ۔ اور وہاں بھی یہاں بھی بڑے پیمانے پر تحقیقات کی گئی پھر کیا ہوا ۔ یہ نہ ہمیں معلوم ہے ۔ اور نہ اہل وطن کو معلوم ۔

ہم نے اس موقع پر بھی لکھا تھا کہ اس واقعہ کے پیچھے مرزائی سازش کارفرما نظر آتی ہے ۔ اس لئے کہ اس وقت اس ادارہ میں بڑے بڑے اہم عہدوں پر مرزائی فائز تھے ۔ ایک طرف تو وہ کروڑوں روپئے ۔ اپنے جیب میں بھر رہے تھے ۔ اور دوسری طرف ملکی معیشت کو نقصان پہنچانے کا کام انجام دے رہے تھے ۔

آج بھی اگر وہ قادیانی افسران اس ادارہ میں موجود ہیں ۔ تو پھر اس ادارہ کے لئے بڑی بدبختی ہوگی ۔ اور ہم یہ سمجھیں گے ۵ سال قبل پرانے واقعہ پر نوٹس نہ لینے کا نتیجہ ہے ۔ کہ آج پھر ایسے واقعات دہرائے جا رہے ہیں ۔ اگر اس وقت ان مجرموں کو اپنے انجام تک پہنچا دیا ہوتا ۔ تو غبن اور دھاندلی ہرگز نہ ہوتی ۔ حکمرانوں کے اب بھی وقت ہے کہ ان قادیانیوں کو کلیدی عہدوں سے برطرف کرے ۔

دبئی میں چاول کی بجائے ہیروئن جو بھیجی گئی تھی ۔ اس واقعہ پر ہم نے ایک تفصیلی رپورٹ ۶ سال قبل شائع کی تھی ۔ وہ ہم اس شمارہ میں دوبارہ شائع کر رہے ہیں ۔ وہ بھی ملاحظہ فرمائیں ۔ اور تحقیقات کرنے والوں کے شاید یہ رپورٹ کارآمد ثابت ہو ۔

دبئی میں چاول کی بجائے ہیروئن کی برآمدگی

کیا اس میں مرزائیوں کا ہاتھ تو نہیں ہے

ختم نبوت جلد نمبر ۳، شمارہ نمبر ۴۵، مورخہ ۱۰، ۱۶ مئی ۱۹۸۵ء میں شائع ہونیوالی ایک رپورٹ

روزنامہ جنگ کراچی ۲۰ اپریل ۱۹۸۵ء کی خبر ملاحظہ ہو۔

"معلوم ہوا ہے کہ حکام نے پاکستان سے چاول کی آڑ میں ہیروئن اسمگل کرنے کی کوشش ناکام بنادی اور ایک کنٹینر سے اربوں ڈالر مالیت کی ایک ٹن ہیروئن برآمد کرلی۔ تفصیلات کے مطابق ۱۴ اپریل کو پاکستان نیشنل شپنگ کارپوریشن کے جہاز چترال کے کراچی سے دبئی پہنچنے پر ایک کنٹینر سے جس میں چاول لدا ہوا تھا۔ ایک ٹن ہیروئن برآمد کی گئی۔ یہ چاول پاکستان رائس ایکسپورٹ کارپوریشن نے دبئی کی ایک فرم وادم کو برآمد کیا تھا؟"

۱ ـــــ چاول پاکستان کے لئے زرمبادلہ کے حصول کا ایک بڑا ذریعہ ہے۔ اس ذریعہ کو ختم کرنے اور بیرونی دنیا میں پاکستان کی ساکھ کو کمزور کرنے کے لئے ایک سوچے سمجھے منصوبے کے تحت کام ہو رہا ہے۔ جس میں مرزائی پیش پیش ہے۔ دبئی پہنچنے والے جہاز سے چاول کی بجائے ایک ٹن ہیروئن برآمد ہونے میں بھی اسی مرزائی لابی کی سازش کارفرما نظر آتی ہے۔ کیونکہ چاول رائس ایکسپورٹ کارپوریشن کی ذمہ داری پر ایکسپورٹ ہوتا ہے۔ چاول کی ترسیل سے متعلقہ ڈویژن کا جنرل منیجر حمزہ بن عبدالقادر ہے۔ جو کہ پکا قادیانی ہے۔ اور بارہ سال سے اسی شعبہ سے متعلق ہے۔ ایکسپورٹ سے متعلقہ چاول کی تیاری، پیکنگ، اور جہاز پر لادنگی یہ تمام شعبے اس قادیانی سے متعلق ہے۔

۲ ـــــ چاول برآمد کرنے کے لئے پیری مل میں تیار ہوتے ہیں۔ اور وہیں تھیلوں میں بند کئے جاتے ہیں جن انسپکٹروں کی موجودگی میں یہ کام انجام پاتا ہے۔ ان کا تعلق بھی قادیانی جماعت سے بتایا جاتا ہے۔ اور جنہیں حمزہ بن عبدالقادر کا پورا پورا تحفظ ملتا ہے۔

۳ ـــــ ایک شعبہ "پیڈکو سیٹ" کا ہے جس کا منیجر ایس۔ کے۔ ملک قادیانی ہے۔ اس کے بارے میں یہ بھی معلوم ہوا ہے کہ وہ مرزائیت کا سرگرم مبلغ ہے۔ اور اس نے اپنے ماتحت کئی سندھیوں کو مرزائی بنایا ہے۔ یہ شخص پہلے لاڑکانہ میں تھا۔ تو وہاں بھی انہی سرگرمیوں میں مصروف تھا۔

۴ ـــــ کئی مرتبہ مال غائب ہوا، اسٹاک میں کمی واقع ہوئی، اسٹاک کی کمی کا ذمہ دار حمزہ بن عبدالقادر کا شعبہ ہے۔ اور مبینہ طور پر اس میں اسی کا ہاتھ ہے۔ گذشتہ کئی سالوں سے گوداموں میں موجود مال کی اسٹاک چیکنگ نہیں ہونے دی گئی۔ بل کو کسی کی سبب ایریا سے ٹرکوں کے حساب سے مال غائب ہوتا ہے۔

۵ ـــــ یہی مسٹر حمزہ اس سے قبل پیری مل ایریا منیجر تھا۔ اور مکمل اختیارات کا مالک تھا۔ اس وقت کئی مرتبہ مبینہ طور پر گوداموں میں آگ لگنے کے واقعات ہوئے بعد میں ناقص۔ مال کے ٹنڈر طلب کر کے ایکسپورٹ کوالٹی مال ڈسپوز کر دیا گیا۔ جس سے ملک کو زرمبادلہ کا کروڑوں روپے کا نقصان اٹھانا پڑا۔

۶ ـــــ جب اندرون سندھ سے چاول کی آمد زوروں پر تھی، اور سینکڑوں کی تعداد میں مال سے لدے ہوئے ٹرک روزانہ پیری، لانڈھی گوداموں میں پہنچ رہے تھے۔ تو عین انہی دنوں میں متعلقہ ہینڈلنگ ایجنٹ کو ہٹانے کے لئے اور اپنی ایجنسی کو ٹھیکہ دلوانے کے لئے مبینہ طور پر مزدوروں سے ہڑتال کرائی گئی۔ اور لگاتار ایک ماہ تک کام بند رکھا گیا۔ جس سے ہزاروں ٹن چاول خراب ہوا اور کئی دن مال سے لدے ٹرک گوداموں میں رکے رہے۔ بروقت کوئی ایکشن نہیں لیا گیا۔ اتنی لمبی ہڑتال کے باوجود جنرل منیجر ایم اینڈ ایم اپنے عہدہ پر برقرار رہا۔ پھر ٹنڈر کے اس حسب منشا مبینہ طور پر اس کی اپنی پارٹی شہزادا انٹرپرائز کو مل گیا۔ اس ایجنسی کا مالک جو اب ہیروئن کی سمگلنگ میں ملوث ہونے کی بناء پر زیر حراست ہے برائے نام مالک بتایا جاتا ہے۔ اصل میں ایجنسی حمزہ بن عبدالقادر ہی کی ہے۔ اس کی مرضی سے تمام امور طے پاتے ہیں۔ اس ایجنسی کو ایڈ ہاک کی بنیاد پر لاکھوں روپیہ پیشگی دیا گیا۔ چونکہ اصل مالک قادیانی ہے۔ اس لئے بلوں کے پاس کرنے میں جنرل منیجر فنانس چوہدری عبدالغنی کو کوئی اعتراض نہ ہوتا تھا۔ کیونکہ وہ بھی قادیانی ہے۔ اس طرح یہ چند قادیانی ملک کے کروڑوں روپے سے کھیلتے رہے۔ مبینہ طور پر ڈائریکٹر آپریشن بھی حمزہ بن عبدالقادر کے اشاروں پر ناچتا رہتا ہے۔ اور سارے امور باہمی رضامندی سے طے پاتے ہیں۔

۷ ـــــ سعودی عرب میں خراب اور کم چاول بھیجا گیا۔ تاکہ پاکستان اور سعودی عرب کے تعلقات خراب ہوں۔ جب سعودی حکمرانوں نے خراب اور کم چاول بھیجنے کا شکوہ کیا تو اس کے بدلے میں ۵۰۰۰ ہزار ٹن چاول دینے کا وعدہ کیا۔ اس غیر تجارتی معاہدہ کی اطلاع حکام بالا کو ہوئی تو انہوں نے تحقیقات کے لئے اپنا نمائندہ سعودی عرب بھیجا تھا

۸ ـــــ روزنامہ جنگ لاہور میں ایک خبر شائع ہوئی۔ جس میں کہا گیا تھا۔ رائس ایکسپورٹ کارپوریشن کو مختلف تجارتی معاملوں میں ۴۱۔ لاکھ روپے کا نقصان ہوا۔ خبر میں بتایا گیا ہے کہ کارپوریشن نے ایک ہزار ترپالیں خریدیں جو سب کی سب خراب تھیں۔ کارپوریشن سپلائرز کے خلاف کوئی کارروائی نہ کر سکی۔ کیونکہ پہلے ہی ڈپٹی ڈائریکٹر رائس ریفنڈ حاصل کر چکا تھا۔ جب ہینڈلنگ ایجنسی اور سپلائرز کے

خلاف کارروائی رُکی تو نامعلوم وجوہات کی بناء پر ختم کردی گئی۔ ریکارڈ سے معلوم کیا جائے کہ ترپالوں کے آرڈر کس نے دیئے تھے۔ اور جس کو دیئے تھے وہ کون تھا۔ دوبارہ ریفنڈ پہلے ہی کیوں دیا گیا؟ کس کے حکم سے دیا گیا۔ پھر سیلاؤ فراڈ اور انسپکشن ایجنسی کے خلاف کارروائی کیوں رُک گئی؟

الغرض رائس ایکسپورٹ کارپوریشن جیسے ادارے میں اہم عہدوں پر قادیانیوں کی موجودگی سے یہ نتیجہ نکالنا کوئی مشکل کام نہیں کہ دبئی جانے والے جہاز سے ہیروئن کی برآمدگی بیرونی دنیا میں پاکستان کی ساکھ گرانے کے لئے مرزائیوں کی ایک سوچی سمجھی سازش ہے۔

یہی وہ حالات ہیں جن کی بناء پر عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت ایک عرصہ سے یہ مطالبہ کر رہی ہے کہ تمام اہم پوسٹوں سے مرزائیوں کو الگ کیا جائے۔ کیونکہ اہم پوسٹوں پر مرزائیوں کی تعیناتی سے جہاں مسلمان اکثریت کی حق تلفی ہوتی ہے وہاں ان کی موجودگی ملک کے لئے بھی نقصان دہ ہے۔ کیونکہ قادیانی ملازم خواہ کسی بھی عہدے پر ہوں ان کی وفاداریاں اپنی نام نہاد خلافت کے ساتھ وابستہ ہوتی ہیں۔ اس وقت مرزائیوں کا نام نہاد خلیفہ مرزا طاہر لندن میں بیٹھ کر پاکستان اور پاکستانی مسلمانوں کے خلاف جو زہر اگل رہا ہے۔ اس کے بعد اس بات کا کوئی جواز نہیں کہ مرزائیوں کو اہم پوسٹوں پر رکھا جائے۔

ہم حکومت پاکستان سے مطالبہ کرتے ہیں کہ

۱:۔ تمام مرزائیوں کو بلا تاخیر اہم پوسٹوں سے ہٹایا جائے۔

۲:۔ رائس ایکسپورٹ کارپوریشن میں ہونے والے تمام حادثات اور بدعنوانیوں کا سراغ لگایا جائے۔

۳:۔ حمزہ بن عبدالقادر کی مدت ملازمت میں جتنے لوگوں کو بھرتی کیا گیا ہے۔ ان کی تحقیق کی جائے۔ کہ ان میں کتنے قادیانی ہیں اور کہاں کہاں ہیں؟

انہیں فوراً نکالا جائے۔ ہم سمجھتے ہیں کہ اگر حکومت نے فرض شناس، ایماندار اور محب وطن افسران کے ذریعہ تحقیقات کرائی اور اسے پایۂ تکمیل تک پہنچایا۔ تو اس بات کی تصدیق ہو جائے گی کہ دبئی میں ہیروئن کی برآمدگی، سعودی عرب میں خراب مال بھیجنے، گوداموں میں آگ لگنے، خراب ترپالیں خریدنے اور دوسری تمام بدعنوانیوں کے ذمہ دار صرف اور صرف مرزائی ہیں۔

بقیہ: کالا گورا

بادشاہ سلامت:۔ دیکھئے۔ موتی سفید رنگ کا ہوتا ہے۔ اور کس قدر قیمتی ہوتا ہے۔ مگر کوئلہ کالا ہوتا۔ کس قدر سستا ہوتا ہے۔ کہ چند پیسوں میں ڈھیروں مل جاتا ہے۔ اور مزید سنیئے۔

اللہ کے نیک بندوں کا منہ سفید ہو گا

اور دوزخی جو ہوں گے منہ ان کے کالے

یعنی اللہ والوں کے منہ کل قیامت میں گورے اور سفید ہوں گے۔ اور جہنمیوں کے منہ کالے ہوں گے۔ بادشاہ سلامت: اب آپ ہی انصاف کیجئے کہ گورا رنگ اچھا ہے کہ نہیں؟ بادشاہ گوری کے یہ اشعار سن کر بڑا خوش ہوا اور پھر کالی سے مخاطب ہو کر کہنے لگا۔ سنا تم نے بیٹی؟ اب تم بتاؤ کیا کہتی ہو؟ کالی بولی حضور

ہے مشک نافہ کالی قیمت میں بیش عالی

روئی سفید ہے پیسوں میں ڈھیر پالی

جناب قبلہ کستوری کالی ہوتی ہے۔ مگر بڑی گراں قدر اور بیش قیمت مگر روئی سفید ہوتی ہے بڑی سستی مل جاتی ہے۔ اور چند پیسوں میں ڈھیروں مل جاتی ہے۔

جناب بادشاہ سلامت مزید سنیئے۔

آنکھوں کی پتلی کالی ہے نور کا وہ چشمہ

اور آنکھ کی سفیدی ہے نور سے وہ خالی!

دیکھ لیجئے! آنکھ کی پتلی جس سے نظر آتا ہے وہ کالی ہوتی ہے۔ سارا نور اسی میں ہوتا ہے۔ اور اس کی پتلی کے ارد گرد جو سفیدی ہے اس میں قطعاً کوئی نور نہیں۔ بادشاہ سلامت! اب آپ ہی انصاف کیجئے گا۔ کہ رنگ کالا اچھا ہوتا ہے۔ یا نہیں؟

کالی کے یہ اشعار سن کر بادشاہ اور بھی زیادہ خوش ہوا۔ اور پھر گوری نے جھٹ کہا

کاغذ میں سفید قرآن پاک والے

کالی نے جھٹ کہا اور ان پر جو لکھے ہیں قرآن کے حرف کالے

گوری نے پھر کہا کہ

ولادت رسولﷺ کا جو دن ہے روشن وہ یقیں ہے

کالی نے جھٹ جواب دیا کہ

معراج کی جو شب ہے کالی ہے یا نہیں وہ

گوری بولی انصاف کیجئے گا۔

کچھ تو سوچئے گا۔

بیارے حروف سفید روشن تارے سے اب

کالی نے جواب دیا کہ

ہاں سوچئے گا آقا ہیں آپ عقل والے

کالا غلاف کعبہ حضرت بلالؓ کالے

گوری کہنے لگی کہ

رخ مصطفیٰ ہے روشن راتوں میں ہے جالا

کالی نے جواب دیا۔ کہ

اور زلف ان کی کالی کملی کا رنگ کالا

بادشاہ نے ان دونوں کے علمی اشعار سن کر کہا کہ مجھے تو ایک لونڈی درکار تھی۔ مگر میں تم دونوں کو خریدتا ہوں۔

(ڈاؤٹا انشرح) قارئین کرام! آپ نے کتنا عمدہ مناظرہ دونوں باندیوں کا پڑھا۔ آیئے کوشش کیجئے تاکہ آپ کی بچیاں بھی اسی طرح دین کی ماہر ہوں۔

ہفت روزہ ختم نبوت کے ہیڈ کاتب کو صدمہ

ہفت روزہ ختم نبوت انٹرنیشنل کے شعبہ کتابت کے انچارج جناب خوشنویس محمد حق انصاری کے والد گذشتہ دنوں قضائے الٰہی سے انتقال کر گئے، انا للہ وانا الیہ راجعون۔

ادارہ ان کے غم میں برابر کا شریک ہے اور قارئین سے دعائے مغفرت کی درخواست کرتا ہے۔

ادارہ

نمازِ تہجد کی فضیلت اور اہمیت

از مولانا محمد فاضل عثمانی
مکہ مکرمہ

نمازِ عشاء اور نمازِ فجر کے درمیان کوئی نماز فرض نہیں کی گئی ہے۔ اگر نمازِ عشاء اوّل وقت ہی میں پڑھ لی جائے تو نمازِ فجر تک بہت بڑا وقت خالی رہ جاتا ہے یہ وقت اس لحاظ سے نہایت قیمتی ہوتا ہے کہ فضاء میں جیسا سکون رات کے سناٹے میں ہوتا ہے ایسا دوسرے کسی وقت میں نہیں ہوتا۔ اگر عشاء کے بعد آدمی کچھ دیر کے لئے سو جائے اور آدھی رات گذرنے کے بعد کسی وقت اٹھ جائے جو تہجد کا اصلی وقت ہے تو پھر اس وقت جیسی یکسوئی اور دل جمعی کے ساتھ نماز نصیب ہو جاتی ہے تو دوسرے وقت نصیب نہیں ہوتی۔ علاوہ ازیں اس وقت بستر چھوڑ کر نماز پڑھنا نفس کی ریاضت اور تربیت کا بھی خاص وسیلہ ہے۔ قرآن پاک فرقان حمید میں یہ بھی فرمایا گیا ہے کہ

ان ناشئة الليل هي اشد وطأً واقوم قيلاً ۔

یعنی "رات میں نماز کے لئے کھڑا ہونا نفس کو بہت دبانے والا عمل ہے" اور اس وقت دعا یا قرأت میں جو زبان سے نکلتا ہے وہ بالکل ٹھیک اور دل سے نکلتا ہے دوسری جگہ قرآن مقدس میں ایسے بندوں کی تعریف ان الفاظ میں کی گئی ہے۔ تتجافیٰ جنوبهم عن المضاجع يدعون ربهم خوفاً وطمعاً ۔ یعنی ان کے پہلو اس وقت میں جو لوگوں کے خاص سونے کا وقت ہے خوابگاہوں سے الگ رہتے ہیں اور وہ اس وقت اپنے پروردگار سے امید و بیم کے ساتھ دعائیں کرتے ہیں آگے فرمایا گیا ہے کہ ان بندوں کے اس عمل کا جو انعام اور صلہ جنت میں ملنے والا ہے جس میں ان کی آنکھوں کی ٹھنڈک کا پورا سامان ہے اس کو اللہ کے سوا کوئی نہیں جانتا۔ (سورۃ السجدہ) قرآن پاک میں ایک موقع پر حضرت محمدؐ کو نمازِ تہجد کا حکم دینے کے ساتھ آپؐ کو مقام محمود کی امید دلائی گئی ہے کہ اے نبی آپ اس قرآن پاک کے ساتھ نمازِ تہجد پڑھئے یعنی تہجد میں قرآن پاک پڑھا کیجئے یہ حکم آپ کے لئے زائد اور مخصوص ہے امید رکھنا چاہئے کہ آپ کو آپ کا رب مقامِ محمود پر فائز کرے گا۔

تشریح نمبر ۱: مقام محمود عالم آخرت میں اور جنت میں بلند ترین مقام ہوگا۔ اس آیت شریفہ سے معلوم ہوا کہ مقام محمود اور نماز تہجد میں کوئی خاص تعلق اور نسبت ہے۔ اس لئے جو امتی نماز تہجد سے شغف رکھیں گے انشاء اللہ تعالیٰ مقام محمود میں کسی درجہ کی حضور اکرم سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم کی رفاقت ان کو بھی نصیب ہوگی۔ نیز احادیث صحیحہ سے معلوم ہوتا ہے کہ رات کے آخری حصے اللہ تعالیٰ اپنے پورے لطف و کرم اور اپنی خاص شان رحمت کے ساتھ اپنے بندوں کی طرف متوجہ ہوتا ہے اور جن بندوں کو ان باتوں کا کچھ شعور و احساس بخشا ہے وہ اس مبارک وقت کی خاص برکات کو بھی محسوس کرتے ہیں۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ ہمارا مالک و رب تبارک و تعالیٰ ہر رات کو اس وقت آخری تہائی رات باقی رہ جاتی ہے سماء دنیا کی طرف نزول فرماتا ہے اور ارشاد فرماتا ہے کون ہے جو مجھ سے مانگے اور میں اس کو عطا کروں کون ہے جو مجھ سے مغفرت اور بخشش چاہے میں اس کو بخش دوں۔ (صحیح بخاری و مسلم)

تشریح نمبر ۲: سماء دنیا کی طرف اللہ تعالیٰ کا نزول فرمانا جس کا اس حدیث شریف میں ذکر ہے اللہ تعالیٰ کی ایک صفت اور اس کا ایک فعل ہے جس کی حیثیت ہم نہیں جانتے جس طرح ید اللہ، وجہ اللہ اور استویٰ علی العرش اور اس کے عام صفات اور افعال کی حقیقت اور کیفیت کے علم سے اپنی عاجزی اور جہالت کا اقرار اور اعتراف ہی علم ہے۔ ائمہ سلف کا طریقہ اور مسلک یہی رہا ہے کہ ان کے بارے میں اپنی نارسائی اور بے علمی کا اقرار کیا جائے اور ان کی کیفیت و حقیقت کا علم دوسرے متشابہات کی طرح خدا کے سپرد کیا جائے اور مانا جائے کہ جو کچھ حقیقت ہے وہ حق ہے لیکن اس حدیث شریفہ کا یہ پیغام بالکل واضح ہے کہ رات کے آخری تہائی حصے میں اللہ تعالیٰ اپنی خاص شان رحمت کے ساتھ بندوں کی طرف متوجہ ہوتا ہے اور خود ان کو دعا اور سوال اور استغفار کے لئے پکارتا ہے جو بندے اس حقیقت پر یقین رکھتے ہیں ان کے لئے اس وقت بستر پر سوتے رہنا اس سے زیادہ مشکل ہوتا ہے جتنا دوسروں کے لئے اس وقت بستر چھوڑ کر کھڑا ہونا۔ اللہ تعالیٰ اپنے فضل سے اس حقیقت کا الیقین نصیب فرمائے جو اس وقت بے چین کر کے اللہ تعالیٰ کی دربار کی حاضری اور سوال و استغفار کرنے کے لئے کھڑا کرے۔ بقول کسی تہجد گزار بزرگ کے ؎

رات کے پچھلے حصے میں کچھ دولت بانٹی جاتی ہے
جو جاگت ہے سو پاوت ہے جو سووت ہے سو کھووت ہے

روایت ہے کہ رسول اکرمؐ نے فرمایا کہ فرض نماز کے بعد سب سے افضل درمیانی رات کی نماز ہے (یعنی نماز تہجد) حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے یہ روایت صحیح مسلم شریف میں منقول ہے۔

حضرت ابو امامہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ تم ضرور پڑھا کرو کیونکہ وہ تم سے پہلے صالحین کا طریقہ اور شعار رہا ہے اور قرب الٰہی کا خاص وسیلہ ہے اور وہ گناہوں کے برے اثرات کو مٹانے والی اور معاصی سے روکنے والی چیز ہے۔

(جامع ترمذی)

حق یہ ہے کہ نماز تہجد عظیم ترین دولت ہے تہجد کے وقت دعا خاص طور پر قبول ہوتی ہے ضرور پڑھنا چاہئے۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اللہ کی رحمت اس بندے پر ہے جو رات کو اٹھا اور نماز تہجد پڑھی اور اپنی بیوی کو بھی جگایا اور اس نے بھی نماز پڑھی اور اگر وہ نیند کے غلبہ کی وجہ سے نہ اٹھے تو خاوند نے اس کے منہ پر پانی کا ہلکا سا چھینٹا دے کر بیدار کر دیا ۔ اسی طرح اللہ کی رحمت اس بندی پر ہے جو پچھلی رات کو نماز تہجد کے لئے اٹھی اور اس نے نماز پڑھی اور اپنے شوہر کو بھی جگایا اس نے بھی نماز پڑھی ۔ اگر نہ اٹھا تو اس کے منہ پر ہلکا سا پانی کا چھینٹا دے کر اٹھا دیا ۔ (سنن ابی داؤد ۔ سنن نسائی)

حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کی ترغیب کتنی خوش نصیب شوہروں اور بیویوں کے لئے ہے جو اس کے اہل ہوں اور وہ بذات خود بھی اس عظیم نعمت نماز تہجد کے قدر شناس اور شائق ہوں ۔

حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ سید الاولین والآخرین نے فرمایا جو شخص رات کو سوتا رہ گیا اپنے مقررہ ورد یا اس کے کسی جز سے پھر اس نے اس کو پڑھ لیا نماز فجر اور نماز ظہر کے درمیان تو لکھا جائے گا اس کے حق میں جیسے اس نے پڑھا ہے رات ہی میں ۔ (صحیح مسلم)

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ جب بیماری وغیرہ یا کسی عذر سے رسول پاک کی نماز تہجد فوت ہو جاتی یعنی ادا نہ فرماتے تو آپ دن کو بارہ رکعتیں پڑھ لیتے تھے اس سے ہم کو یہ [illegible] چاہیے کہ نماز تہجد [illegible] رات کو جاگ نہ آئے یا سستی اور بیماری کی وجہ سے نہ پڑھ سکے تو اشراق کے وقت پڑھ لیا کریں ۔ مطلب یہ ہے کہ جس شخص نے رات کے لئے اپنا کوئی ورد مقرر کر لیا ہو مثلاً یہ کہ اتنی رکعتیں پڑھا کروں گا اور ان میں اتنا قرآن پاک پڑھا کروں گا اور وہ کسی رات سوتا رہ گیا اور [illegible] وہ ورد یا کوئی جز فوت ہو جائے تو اگر وہ اس کو دن میں ظہر سے پہلے پہلے پڑھ لے تو حق تعالیٰ اس کے لئے رات کے پڑھنے کے برابر ثواب عطا فرما دیں گے ۔

حضرت عمرو بن العاص رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ رات کی ایک رکعت نماز نفل دن کی دس رکعت نماز نفل سے بہتر ہے ۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے جبرائیل علیہ السلام سے پوچھا کہ رات کے کس وقت میں دعا قبول ہوتی ہے تو انہوں نے فرمایا سحر کا وقت [illegible] اس وقت [illegible] عرش الٰہی جھومتا ہے اللہ تعالیٰ [illegible] کا بہترین وقت [illegible] تہجد کی نماز کا آخر رات میں پڑھنا افضل ہے ۔ نماز تہجد کی کم از کم دو رکعت ہیں درمیانہ درجہ چار رکعت اور زیادہ سے زیادہ آٹھ رکعت اور پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم کے عمل مبارک میں چار سے کم اور بارہ سے زیادہ ثابت نہیں ۔ جو شخص تہجد پڑھنے کا عادی ہو اس کو تہجد کی نماز چھوڑنا مکروہ ہے ۔ حضور نے [illegible] سے فرمایا کہ فلاں شخص کی طرح نہ ہو جو تہجد پڑھا کرتا تھا پھر چھوڑ بیٹھا ۔ ہر شخص کو مناسب ہے کہ اتنے ہی کام کا عہد کرے جس کو نبھا سکے [illegible] بعض لوگ کہتے ہیں کہ جو شخص تہجد پڑھا کرتا پھر چھوڑ بیٹھا تو وہ اندھا ہو جاتا ہے [illegible]

حق تعالیٰ جل جلالہ رات کی نماز پڑھنے والوں پر خصوصی نظر رحمت فرماتے ہیں ۔ جبرائیل علیہ السلام کو ارشاد ہوتا ہے کہ جو لوگ میرے کلام کی لذت حاصل کرنے والے ہیں وہ میرے سامنے ہیں پھر ان لوگوں سے مخاطب ہو کر ارشاد فرماتے ہیں کیا تم نے کسی دوست کو دیکھا ہے کہ اپنے احباب کو عذاب دیتا ہو پھر مجھے کیونکر مناسب ہے کہ میں عذاب دوں ان لوگوں کو کہ جب رات ہوتی ہے تو وہ میری خوشامد کرتے [illegible] کھڑے ہو جاتے ہیں ۔ مجھے قسم ہے اپنی ذات کی [illegible] وہ قیامت کے دن میرے پاس حاضر ہوں گے تو میں اپنا دیدار انہیں دکھاؤں گا تاکہ وہ مجھے دیکھیں اور میں انہیں دیکھوں ۔ (رزقنا اللہ [illegible] ونفعنا بہم)

ابن ابی الدنیا نے "کتاب التہجد" میں سری بن مخلد سے روایت کی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت ابو ذر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے فرمایا کہ جب تم سفر کا ارادہ کرتے ہو تو کچھ تیاری کرتے ہو تو قیامت کی تیاری کا کیا عالم ہوگا؟ اے ابو ذر میں تمہیں ایسی چیز بتاتا ہوں جو تم کو نفع دے ۔ ابو ذر نے عرض کی کہ میرے ماں باپ آپ پر قربان ہوں بتائیے تو آپ نے فرمایا کہ سخت گرمی کے موسم میں حشر کے لئے روزہ رکھو اور رات کی تاریکی میں دو رکعتیں پڑھنا تاکہ قبر میں روشنی ہو ۔

(شرح الصدور اردو)

اقوال الاولیاء

مرتب : محمد اکرم طوفانی

- مجلس کی صحبت دل کو سخت بنا دیتی ہے ۔ ذوالنون مصری
- نیکوں کی صحبت کار نیک سے بہتر ہے اور بدوں کی صحبت برے کام سے بدتر ہے ۔ بایزید بسطامی

دینی و دنیاوی تعلیم کا منفرد ادارہ
جامعہ حنفیہ قادریہ رجسٹرڈ
ملحق بوفاق المدارس العربیہ پاکستان
۲۵ شوال تک داخلہ جاری رہے گا
شعبہ درس نظامی : میں آٹھ سالہ وفاق المدارس العربیہ پاکستان کے تحت درس نظامی کا نصاب تعلیم پڑھایا جائے گا ۔ اس کے ساتھ خواہشمند طلباء کے لئے میٹرک تک کی تعلیم کا انتظام ہوگا ۔
شعبہ حفظ : قرآن کریم حفظ کے ساتھ پرائمری تک اعلیٰ اور معیاری تعلیم کا مکمل انتظام ہے ۔
جامعہ کی خصوصیات : اساتذہ نہایت محنتی اور زیرک ، صحت و تعلیم کے لئے ماحول صاف ستھرا ، شہر سے دور ، کھلے اور ہوادار کمرے ، ہمہ وقت کی نگرانی ، خوراک کا معیاری انتظام
نوٹ : سرپرست کے بغیر داخلہ نہیں ملے گا ۔ شعبہ درس نظامی میں بیرونی طلباء کے لئے حافظ قرآن و پرائمری پاس اور عمر زیادہ سے زیادہ ۱۵ سال ہو ۔ شعبہ حفظ کیلئے عمر کم از کم ۷ سال زیادہ سے زیادہ ۱۰ سال ۔ مزید تفصیلات کے لئے جوابی لفافہ بھیجیں یا مندرجہ ذیل پتہ پر رابطہ کریں ۔ جامعہ میں پہنچنے کیلئے لاہور ریلوے اسٹیشن سے ویگن [illegible] پر سوار ہو کر چوک یادگار شہیداں پر اتریں
قاری جمیل الرحمٰن اختر ناظم اعلیٰ جامعہ حنفیہ قادریہ رجسٹرڈ
فاضل وفاق المدارس العربیہ پاکستان
چوک یادگار شہیداں ، ڈاکخانہ باغبانپورہ ، جی ٹی روڈ ، لاہور

عدالت سیدنا فاروق اعظم رضی اللہ عنہ

قاضی محمد اسرائیل مانسہرہ

ایک مرتبہ حضرت عمرؓ نے دیکھا کہ بازار میں ایک نہایت فربہ اونٹ فروخت ہو رہا ہے۔ آپ نے دریافت فرمایا یہ کس کا اونٹ ہے؟ معلوم ہوا کہ آپ کے صاحبزادے حضرت عبداللہ کا ہے۔ آپ نے ان سے پوچھا۔ یہ اونٹ کیسا ہے۔؟ انہوں نے کہا کہ میں نے اس کو خرید کر سرکاری چراگاہ میں بھیج دیا تھا۔ اب یہ کچھ فربہ ہو گیا ہے اس لئے اسے بیچنا چاہتا ہوں۔

آپ نے فرمایا۔ امیرالمؤمنین کے بیٹے یہ اونٹ سرکاری چراگاہ میں فربہ ہوا ہے اور لوگوں نے یہ سمجھ کر کہ امیرالمؤمنین کے بیٹے کا اونٹ ہے اسے خوب کھلایا پلایا اس لئے تم صرف اونٹ کی اصل قیمت کے حق دار ہو۔ چنانچہ آپ نے اونٹ کی اصل قیمت ان کو دے دی۔ اور بقیہ رقم بیت المال میں داخل کر دی۔

ایک دفعہ حضرت ابو موسیٰ اشعری نے حضرت عمرؓ کی زوجہ عاتکہ بنت زید کے پاس ہدیۃً ایک نفیس چادر بھیجی حضرت عمرؓ نے دیکھا تو ابو موسیٰ اشعری کو بلا کر کہا مجھے اس کی کوئی ضرورت نہیں۔ اس کے دو مطلب تھے ایک تو یہ کہ کوئی اور اس چادر کی مستحق ہوگی۔ نمبر ۲ کسی کے دل میں یہ بات آئے گی عمرؓ کے گھر والوں کو بھی تحفے دیئے جاتے ہیں۔

حضرت عمرؓ جس بات سے لوگوں کو منع فرماتے تو گھر میں آکر تمام گھر والوں کو جمع فرماتے اور کہتے میں نے فلاں چیز سے لوگوں کو منع کر دیا ہے۔ لوگوں کی نگاہ تم پر اس طرح ہوتی ہے۔ جس طرح شکاری پرندہ کی نگاہ گوشت پر۔ خدا کی قسم تم میں سے جو شخص بھی ناجائز کام کا ارتکاب کرے گا اسے میں لوگوں کے مقابلے میں دگنی سزا دوں گا۔ اس کو اصول حکمرانی کہا جاتا ہے۔

حضرت عمرؓ جب خلیفہ بنے تو آپ نے وظائف کی تقسیم کے لئے ایک فہرست بنائی جس میں سب سے آخر میں اپنے خاندان کا نام لکھا۔ لوگوں نے اصرار کیا کہ سب سے اول میں آپ اپنا اور اپنے خاندان کا نام لکھیں آپ نے اس بات کو منظور نہ کیا بلکہ سب سے پہلے نبی کریمؐ کے خاندان کا نام لکھا۔ جب اس بات کا علم بنی عدی کو ہوا تو وہ وفد کی صورت میں حضرت عمرؓ کے پاس آئے اور کہا کہ وظائف کی تقسیم میں اپنے گھرانے اور اپنے خاندان کو سب سے اول میں رکھنا چاہیے۔ حضرت عمرؓ اہل وفد کی یہ بات سن کر نہایت برہم ہوئے اور غضب آلود لہجے میں ارشاد فرمایا۔ بنی عدی! چلو دور ہٹو۔ تم میرے بل پہ کھانا چاہتے ہو۔ اور چاہتے ہو کہ میں تمہاری خاطر اپنی نیکیاں برباد کر دوں خدا کی قسم ایسا نہیں ہو سکتا۔ جب تمہاری پکار نہ ہو تم ہرگز نہ آنا۔ تمہارے نام سب سے نیچے ہوں گے مجھ سے پہلے دو پیشرو اس راہ پر چل چکے ہیں۔ اگر میں نے ان کیخلاف روش اختیار کی تو میری راہ ٹیڑھی ہو جائے گی۔ بخدا مجھے دنیا میں جو عزت ملی ہے اور آخرت میں جس اجر کا امیدوار ہوں۔ وہ صرف حضرت رسول کریمؐ کی ذات بابرکات کا صدقہ ہے۔ ہمیں جو شرف بھی حاصل ہے وہ آنحضرت کے طفیل حاصل ہے وہ تمام عرب میں سب سے افضل ہیں وظائف کی فہرست میں سب سے پہلے ان کے خاندان کو جگہ دی جائے گی پھر جو لوگ جس درجے میں آپؐ سے قریب ہوں گے اسی اعتبار سے ان کے نام درج ہوں گے۔

حضرت عمرؓ کی خلافت شام فارس اور مصر تک پھیلی ہوئی تھی۔ مختلف خاندانوں کے مختلف افراد مختلف عہدوں پر فائز تھے۔ مگر حضرت عمرؓ کے خاندان کے صرف ایک آدمی حضرت نعمان بن عدی چند دن میسان کے حاکم مقرر ہوئے۔ مگر بہت ہی جلد کسی لغزش کی وجہ سے معزول کر دیا گیا۔ حضرت عمرؓ نے اپنے دور خلافت میں اپنے خاندان کو بالکل خلافت کے عہدوں سے دور رکھا تھا۔

حضرت عمرؓ کی وفات کا وقت جب قریب ہوا تو ایک شخص نے آپ کے پاس آپ کے صاحبزادے حضرت عبداللہ بن عمرؓ کی بہت تعریف کی اور کہا کہ آپ ان کو اپنا جانشین مقرر کر دیں۔ آپ یہ سن کر سخت ناراض ہوئے اور کہا تمہارا برا ہو تم نے جو مشورہ دیا ہے اس میں تمہاری نیت کچھ ٹھیک نہیں۔ اگر امارت اچھی چیز تھی تو میں نے اس میں سے اپنا حصہ پا لیا۔ اور اگر بری چیز تھی تو اللہ نے مجھے اس سے الگ کر دیا۔ آل عمر کے لئے یہی کافی ہے کہ ان میں سے ایک شخص سے اس کے معاملے کے متعلق بھی سوال کیا جائے اور امت محمدیہ کے بارے میں بھی باز پرس ہو میں نے اپنے آپ کو اس میں تھکا ڈالا۔ اور اپنے اہل وعیال کو ان کے بہت سے حقوق سے محروم رکھا۔ لوگوں نے بہت اصرار کیا کہ آپ کسی نہ کسی کو اپنا جانشین مقرر کر دیں۔ آپؓ نے فرمایا میں ان لوگوں سے زیادہ کسی کو اس بات کا حق دار نہیں سمجھتا جن سے حضرت رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم اپنی وفات کے وقت راضی تھے۔

اس کے بعد آپؓ نے حضرت عثمان غنیؓ حضرت عبدالرحمٰن بن عوفؓ، حضرت طلحہؓ، حضرت زبیرؓ اور حضرت علیؓ اور حضرت سعد بن وقاص رضہ کے نام لئے اور فرمایا کہ مشورہ کی مد تک عبداللہ بن عمرؓ ان لوگوں کے ساتھ ہو رہے گے لیکن خلافت میں ان کا کوئی حصہ نہیں۔ ہوگا۔ حضرت عمرؓ نے جو مجلس شوریٰ انتخاب خلیفہ کے لئے مقرر فرمائی اس کے ارکان کو کچھ خاص ہدایت دیتے ہوئے ارشاد فرمایا۔ ان میں سے جو شخص بھی خلیفہ بنایا جائے۔ وہ اپنے اقتدار سے فائدہ اٹھا کر اپنے اعزاء واقربا کو مسلمانوں کی گردن پر لادنے کی کوشش نہ کرے۔

ایک دن حضرت زید بن ثابت رضہ سے ملنے کی

ضرورت پیش آئی تو آپ رضی اللہ عنہ ان کے گھر تشریف لے گئے انہوں نے کہا امیر المومنین رضی اللہ عنہ آپ خود مجھے بلا بھیجتے میں حاضر ہو جاتا آپؓ نے فرمایا ضرورت تو مجھے تھی۔

ایک بار حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے شفاء بنت عبداللہ العدویہ کو بلا بھیجا وہ آئیں تو دیکھا کہ عاتکہ بنت اسید پہلے سے وہاں موجود ہیں کچھ دیر کے بعد حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے دونوں کو ایک ایک چادر دی۔ لیکن شفاء کی چادر کم درجہ کی تھی اس لئے انہوں نے کہا میں عاتکہ سے زیادہ قدیم الاسلام ہوں اور آپ کی چچازاد بہن بھی ہوں۔ اور آپ نے مجھے اسی غرض کے بلایا تھا۔ عاتکہ تو بس یونہی آگئی تھیں۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا۔ میں نے یہ چادر تمہیں ہی دینے کے لئے رکھی تھی لیکن جب عاتکہ آگئیں تو مجھے نبی کریم کی قرابت کا لحاظ کرنا پڑا۔ قارئین کرام آپ اندازہ لگائیں کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ خاندان نبوی کا کتنا خیال کرتے تھے۔

ایک مرتبہ امہات المومنین حضرت عائشہؓ اور حضرت حفصہؓ نے فرمایا، اے امیر المومنینؓ اب خدا نے حالات کو تبدیل کیا ہے۔ بادشاہوں کے سفیروں سے اور عرب کے وفود سے ملنا ہوتا ہے جو آپ کی ملاقات کے لئے آتے ہیں اس لئے آپ کو اپنے طرز معاشرت میں تغیر کرنا ہو گا۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے جواب دیا۔ افسوس تم دونوں امہات المومنینؓ ہو کر دنیا طلبی کی ترغیب دیتی ہو۔ عائشہ تم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی اس حالت کو بھول گئیں۔ کہ تمہارے گھر میں صرف ایک کپڑا تھا۔ جسے دن کو بچھاتے اور رات کو اوڑھتے تھے۔

حفصہؓ! تم کو یاد نہیں کہ ایک مرتبہ تم نے فرش کو دوہرا کر کے بچھا دیا تھا۔ اس کی نرمی کے باعث رسولؐ اکرم صلی اللہ علیہ وسلم رات بھر سوتے رہے بلالؓ نے اذان دی تو آنکھیں کھلیں۔ اس وقت آپؐ نے فرمایا۔ حفصہؓ! تم نے یہ کیا کیا۔ فرش کو دوہرا کر دیا کہ میں صبح تک سوتا رہا۔ مجھے دنیا کی راحت سے کیا تعلق؟ اور فرش کی نرمی کی وجہ سے تو نے مجھے غافل کر دیا۔

ایک مرتبہ ایک گدی کا ایک کرتہ ایک شخص کو دھونے اور پیوند لگانے کے لئے دیا۔ اس نے اس کے ساتھ ایک ایک نرم کپڑے کا کرتہ پیش کر دیا۔ حضرت عمرؓ نے اس کو واپس کر دیا۔ اور اپنا کرتہ لے کر فرمایا اس میں پسینہ خوب جذب ہوتا ہے۔

حضرت عمرؓ کپڑا اکثر گرمی میں دھلواتے تھے پھٹ جاتا تو اس پہ پیوند لگاتے چلے جاتے۔ حضرت حفصہ نے اس کے متعلق گفتگو کی تو فرمایا مسلمانوں کے مال میں میں اس سے زیادہ تصرف نہیں کر سکتا۔

ایک بار کافی دیر تک حضرت عمر رضی اللہ عنہ گھر میں سے باہر آئے تو لوگ انتظار کر رہے تھے معلوم ہوا کہ پہننے کو کپڑے نہ تھے اس لئے انہی کپڑوں کو دھو کر سوکھنے ڈال دیا تھا۔ خشک ہوئے تو وہی پہن کر باہر نکلے۔

ایک دفعہ ایک شخص جسے آپ نے یمن کا عامل مقرر کیا تھا۔ اس صورت میں آپ کو ملنے آیا کہ لباس فاخرہ زیب تن کئے ہوئے تھا۔ اور بالوں میں خوب تیل پڑا تھا اس وضع کو دیکھ کر حضرت عمر رضی اللہ عنہ بہت ناراض ہوئے اور وہ کپڑے اتروا کر موٹا جھوٹا کپڑا پہنوایا۔

سفر شام میں آپ نے افسروں کو اس وضع میں دیکھا کہ بدن پر حریر و دیبا کے حلے اور پر تکلف قبائیں ہیں۔ اور وہ اپنی زرق برق پوشاک اور ظاہری شان و شوکت سے عجمی معلوم ہوتے تھے آپ کو اس قدر غصہ آیا کہ گھوڑے سے اتر پڑے اور سنگریزے اٹھا کر ان پر پھینکے اور فرمایا۔ اس قدر جلد تم نے عجمی عادتیں اپنا لی ہیں اور ان کو اپنے اصلی کپڑے لگانے کا حکم دیا۔

احنف بن قیس ایک جماعت کے ساتھ عراق کی ایک مہم پر روانہ کئے گئے وہ وہاں سے کامیاب ہو کر تزک و احتشام کے ساتھ واپس آئے تو حضرت عمرؓ نے ان کی زرق برق پوشاکیں دیکھ کر منہ پھیر لیا وہ لوگ امیر المومنین کو برہم دیکھ کر دربار سے اٹھ گئے اور عرب کی سادہ پوشاک پہن کر پھر حاضر خدمت ہوئے حضرت عمرؓ انہیں اس لباس میں دیکھ کر بہت خوش ہوئے اور فرداً فرداً ایک ایک سے بغلگیر ہوئے۔

حضرت انس بن مالکؓ کا بیان ہے کہ میں نے زمانہ خلافت میں دیکھا کہ ان کے کرتے کے مونڈھے پر تہ بہ تہ پیوند لگے ہوئے ہیں۔

حضرت حسنؒ کا بیان ہے کہ ایک مرتبہ خطبہ جمعہ میں حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو بڑے غور سے دیکھا میں نے شمار کیا تو ان کے تہبند پر ۱۲ پیوند لگے ہوئے تھے۔

حضرت عمر رضی اللہ عنہ تہجد کی نماز میں بہت رویا کرتے تھے کبھی کبھی روتے روتے گر جایا کرتے تھے۔

ایک مرتبہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے حضرت عمیر رضی اللہ عنہ کو قرآن پاک اس آیت مبارک کو پڑھتے ہوئے سنا۔ ترجمہ:۔ اس دن لوگوں کا کیا حال ہو گا جب ہم ہر امت سے ایک گواہ لائیں گے۔ تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ اس قدر روئے کہ داڑھی اور گریبان دونوں تر ہو گئے۔

ایک مرتبہ آپ نے آخرت کا ذکر سنا تو فرمایا کاش مجھے میری ماں نے جنا ہی نہ ہوتا۔

ایک مرتبہ آپ نے اپنے ہاتھ میں ایک تنکا لے کر فرمایا۔ کاش میں یہ تنکا ہوتا۔ یہ سب باتیں آپ میں خوف خدا کی وجہ سے تھیں۔

حضرت عمر رضی اللہ عنہ صبر و استقلال کے پہاڑ تھے۔ آپؓ کو جب زخمی کر دیا گیا تو آپ نے اس زخمی حالت میں بھی نماز کو نہیں چھوڑا۔

جب آپ پروردگار عالم کے سامنے سجدہ کر کے فارغ ہوتے تو لوگوں کو اپنے دروازہ پر پاتے آپ یہ الفاظ بطور اعلان کے فرماتے جو شخص نماز چھوڑ دے اسلام میں اس کا کوئی حصہ نہیں۔

شوقِ جہاد

صحابہ کرامؓ کو جہاد کا اس قدر شوق تھا کہ حضرت زبیرؓ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانے سے حضرت عثمانؓ کے عہد تک برابر جہاد میں مشغول رہے۔

ایک بار رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے شرکت جہاد کے لئے عام منادی کرائی۔ ایک صحابی نہایت بوڑھے تھے۔ اور خدمت کے لئے ان کے پاس کوئی خادم بھی نہ تھا۔ تاہم اس قدر شوق جہاد رکھتے تھے۔ کہ شریک جہاد ہوئے اور خدمت کے لئے تین دینار اجرت پر ایک شخص کو ساتھ لیتے گئے۔

خواتین کیلئے کچھ اہم مسائل اور چند نصیحتیں

از: [illegible]

ستر اور عورت

مسئلہ: عورت کو اپنا پورا جسم غیر محرم سے چھپانا ضروری ہے۔ اور چہرہ ہاتھ پاؤں کے علاوہ تمام اعضاء کو چھپانا عورت کی ذمہ داری ہے۔ اس لئے کہ ان تین اعضاء کے علاوہ پورا جسم بھی ستر ہے۔ یہی وجہ ہے کہ اگر ان تین کے علاوہ کوئی اعضاء بھی نماز میں کھل جائے تو نماز ٹوٹ جائے گی۔ لیکن غیر محرم سے ان تین اعضاء کو بھی باوجود ستر نہ ہونے کے فتنہ کی وجہ سے چھپانا ضروری ہے۔

مسئلہ: وہ تمام مرد جن سے کسی وقت بھی عورت کا نکاح کرنا حلال ہے۔ شریعت میں نامحرم ہیں۔ مثلاً دیور، جیٹھ، بہنوئی، خالہ زاد بھائی، پھوپھی زاد، ماموں زاد، چچا زاد بھائی وغیرہ، یہ سب شریعت میں نامحرم شمار ہوتے ہیں۔ ان سب کے سامنے بدن کا کوئی حصہ کھولنا یا کھلا رہنا ناجائز و حرام ہے۔

تنبیہ: اب عورتیں خود غور کریں کہ جب ان رشتہ داروں کے سامنے اس طرح بدن کا کھولنا اور کھلا رہنا حرام ہے تو اغیار کا تو پوچھنا ہی کیا۔ پھر اپنا طرز عمل بھی دیکھ لیں۔ اور احکام شریعت کی خلاف ورزی پر آخرت کا انجام بھی سوچ لیں۔ اسی طرح نامحرم کے ساتھ تنہائی میں بیٹھنا اور باتیں کرنا بھی ناجائز ہے۔

لباس اور عورت

مسئلہ: عورتوں کو ایسا باریک لباس پہننا جس سے بال بدن وغیرہ نظر آئے حرام ہے۔ جب کہ یہ لباس ایسی حالت میں پہنے جہاں نامحرم کی آمد و رفت ہو، نامحرم کی نظر پڑتی ہو۔ ایسا لباس پہننے والی عورتوں کو حدیث میں ننگا فرمایا گیا ہے۔

ہاں ایسی جگہ جہاں محرم اور شوہر کے علاوہ کسی کی نظر نہ پڑتی ہو۔ اس کی گنجائش ہو سکتی ہے۔ اسی طرح لباس کی ایسی کاٹ چھانٹ (وضع قطع) جس میں ان تین اعضاء کے علاوہ بدن کے دوسرے حصے بھی کھلے رہتے ہوں۔ ان کا بھی وہی حکم ہے۔ کہ غیر محرم کے سامنے یا باہر نکلنے پر اس کو پہننا حرام ہے۔ بلکہ ایسی عورتوں پر حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے لعنت فرمائی ہے۔ ایسی عورتیں خواتین غور کر لیں۔ یہ فیشن کی لعنت نے ہم کو کہاں لا کھڑا کر دیا۔ اس طرح چست کپڑا پہننا نہ چاہئیے۔ کہ جس سے بدن کی ساخت معلوم ہو۔

پردہ اور عورت

مسئلہ: عورت کا چہرہ اور ہاتھ پاؤں اگرچہ قاعدہ شرعیہ کے اعتبار سے ستر میں چہرہ داخل نہیں کہ جس کی وجہ سے اس کا چھپانا فرض ہو۔ لیکن چونکہ عموماً فتنہ اور فساد اور زمانہ کا بگاڑ چہرہ دیکھنے ہی سے شروع ہوتا ہے۔ اس لئے عورت کے لئے ضروری ہے کہ بلا ضرورت باہر نہ نکلے اور جب نکلے تو برقع یا کپڑا ایسا اوڑھ لے۔ جس سے چہرہ اور بدن کسی کو نظر نہ آئے۔ بلکہ اس زمانہ میں حالات کے بگاڑ کی وجہ سے علماء نے برقع کو واجب اور ضروری قرار دیا ہے۔ جس کا منشا یہ ہے کہ چہرہ اور اس کے جسم کی ساخت غیر محرم کو معلوم نہ ہو۔ اب مسلمان بہنیں سوچ لیں کہ ان کے لئے دارین کی خوبی کس میں ہے۔ کیا فیشن اور ناجائز چیزوں کا استعمال کر کے خدا کو ناراض کرنے میں یا اللہ تعالیٰ کی باتوں کو مان کر اس کو راضی کرنے کی کوشش کی جائے۔

عورت اور حیا

عورت کے محاسن اور خوبیوں میں سب سے اعلیٰ اور اونچی چیز اس کی شکل و صورت اور ظاہری حسن و جمال نہیں بلکہ حیا و شرم ہے۔ اگر عورت میں حیا و شرم ہے تو اس کی ہر بات اچھی لگتی ہے۔ اور اگر حیا و شرم سے عاری ہے عفت خالی ہے تو اس کا اصل جوہر مفقود ہے اس لئے شریف انسان کی نگاہ میں اس کی کوئی قدر نہیں اس کا ظاہری حسن بھی بے معنی ہو کر رہ جاتا ہے۔

شریعت کی نظر میں حیا و شرم کی بہت قدر و قیمت ہے چنانچہ ایک حدیث پاک میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد ہے "الحیاء شعبۃ من الایمان" کہ شرم و حیا ایمان کی ایک اہم شاخ ہے۔ اسی طرح ایک حدیث میں ارشاد ہے "الحیاء کلہ خیر" اور ایمان کہ حیا میں خیر ہی خیر ہے۔ حکماء کا مشہور مقولہ ہے "اذا فاتک الحیاء فافعل ما شئت" جب تجھے شرم و حیا نہیں رہی تو تو جو چاہے کر۔ اسی طرح جنت کی عورتوں اور حور کے خاص اوصاف میں حیا کا ذکر فرمایا گیا ہے۔ چنانچہ جگہ جگہ ارشاد باری ہے۔ "وعندهن قاصرات الطرف" کہ نیچی نظر والی حوریں ہوں گی۔

اس سے معلوم ہوا کہ عورت کے لئے شرم و حیا کا ہونا بہت ضروری ہے۔ اگر عورت میں یہ صفت ہے تو بہت سی خامیوں کی تلافی اسی سے ہو جائے گی۔ اور اگر اس وصف سے خالی ہے تو بہت سی خوبیاں بے معنی ہو کر رہ جائیں گی۔

لہٰذا عورت کے لئے اس کی حفاظت بہت ضروری ہے حیا ہو گی تو غیروں کے ساتھ گفتگو ان کی طرف نظر وغیرہ تمام امور سے بچے گی۔

عورت اور عصمت و عفت

جس طرح عورت کی خوبیوں میں حیا و شرم بہترین خوبی ہے اسی طرح اس کے نتیجہ میں عصمت و عفت یعنی پاکدامن رہنا بھی عورت کا خاص وصف ہے۔ عورت کی تمام خوبیاں اسی میں مضمر ہیں۔ اگر ظاہر کی ساری خوبیاں موجود ہیں۔ لیکن یہ باطنی جوہر اور خوبی اس میں نہیں تو شرفاء اور شریعت مطہرہ کی نگاہ میں بالکل بے قیمت ہے۔ بلکہ شریعت نے اس کو خبیثات میں داخل کیا ہے۔

قرآن کریم میں حوروں کی صفات میں ارشاد باری ہے۔ "لم یطمثهن انس قبلهم ولا جان" کہ ان کو کسی جن و انسان نے نہیں چھوا۔ ایک حدیث میں حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد ہے کہ دنیا میں بہترین متاع (سامان) صالح عورت ہے۔ جب شوہر کے سامنے آئے تو اپنی ظاہری و باطنی خوبیوں اور دلربائیوں سے اس کا دل خوش اور باغ باغ کر دے۔ اور جب غائب ہو تو اپنی جان اور اس کے مال کی حفاظت کرے۔ خیانت نہ کرے۔

عورت اور اولاد

عورت کی ذمہ داریوں میں اہم ذمہ داری اولاد کی صحیح تربیت اور پرورش ہے۔ بچہ کا سب سے پہلا مدرسہ ماں کی گود اور گھر

ماحول ہے۔

صاف اور سچی بات یہ ہے کہ ماں کے جذبات اور گھر کا ماحول جتنا اچھا ہوگا۔ اتنا ہی بچہ میں اصلاح پیدا ہوگی۔ اس لئے کہ ماں کے جذبات کا اثر بچہ پر بہت زیادہ ہوتا ہے۔ حمل کے زمانے سے دودھ کے چھڑانے تک ماں کو ظاہر و باطن ہر اعتبار سے اچھے اوصاف رہنا چاہئے۔ اور اس کے خیالات و جذبات اچھے ہونے چاہئیں۔

اگر خدانخواستہ ماں کے خیالات اور جذبات برے اور خراب ہوئے تو اس کے اثرات بچہ بھی اثر کریں گے۔ اور ہو سکتا ہے کہ بچہ زندگی بھر ان بری باتوں میں مبتلا رہے اس لئے ماں کی ذمہ داری ہے۔ کہ خوف خدا یا فکر یاد آخرت اور اچھی امنگوں کے ساتھ بچوں کی پرورش کرے اور گھر کے ماحول میں کوئی شریعت اور شرافت کے خلاف کام نہ ہونے دے۔

تنبیہ: بچوں کو کتوں، بلیوں یا سپاہیوں وغیرہ سے ہرگز ڈرانا نہیں چاہئے۔ اس سے بچہ بزدل ہو جاتا ہے۔ اسی طرح برے کاموں کی محبت سے پوری طرح بچانا چاہئے۔ کوئی برا کام کرنے یا بری بات زبان سے نکالنے پر فوراً تنبیہ کرنی چاہئے ابتدا ہی سے اللہ تعالیٰ کا نام زبان پر جاری کرانا چاہئے۔ اسی طرح نماز کا شوق دلایا جائے۔ بچپن ہی سے پڑھنے کی عادت ڈلوا کر مکتب میں بٹھایا جائے۔ باپ کی عظمت اس کے دل میں بٹھائی جائے۔ تاکہ آئندہ وہ اس کا ادب کرے۔ اور اسی طرح کبھی اس کے ہاتھ سے زکوٰۃ خیرات کرائے۔ ان امور سے بہت فائدہ ہوگا۔ غرض بچپن ہی سے پوری نگرانی کی جائے انشاء اللہ پھر کام کا بنے گا۔

عورت اور والدین

عورت کو شادی کے بعد بھی اپنے ماں باپ سے تعلق رکھنا اور ملتے جلتے رہنا چاہئے۔ لیکن شوہر کی اجازت ہر حال میں لینی چاہئے۔ مگر اس بات کا خیال رکھنا ضروری ہے وہ یہ کہ اپنے شوہر کی چیزیں ماں باپ کے پاس زیادہ نہ بھیجتی رہیں۔ بلکہ شوہر کو کہہ کر بھی بھیجنا مناسب نہیں کیونکہ آہستہ آہستہ شوہر کے دل سے عورت کی وقعت کم ہو جائے گی۔ اسی طرح عورت کے لئے ضروری ہے کہ شوہر کے والدین کے ساتھ بھی اپنے والدین کی طرح برتاؤ کرے۔ ان کی خدمت دل و جان سے کرے۔ اس سے تعلقات خوشگوار رہیں گے۔ اور شوہر کے دل میں عورت کی وقعت بھی بڑھ جائے گی۔

عورت اور شوہر کی اطاعت

عورت کے کاموں میں سب سے اہم اور ضروری کام اپنے شوہر کی اطاعت ہے۔ عورت کی سلیقہ مندی میں ہے کہ اپنے شوہر کے مزاج کو خوب اچھی طرح سمجھ کر پہچان کر نباہ کی کوشش کرے۔ ہر موقع پر اس کی رعایت کرنا عورت کی زندگی کو خوشگوار بنا دیتا ہے۔ ایک حدیث پاک کا مضمون ہے کہ جو عورت ٹھیک طور پر نمازیں ادا کرتی رہے۔ اور اپنے شوہر کی اطاعت کرتی رہے۔ اسے اختیار ہے کہ جنت کے جس دروازہ سے چاہے چلی جائے۔ اس سلسلہ میں بڑی اہم اور گر کی بات ہے کہ بیوی کے مقصد حیات میں یہ چیز داخل ہیں۔ کہ عورت حدود شرعی میں رہ کر اپنے شوہر کو خوش رکھے۔ اس کا غم دور کرے۔ اس کا دل شاش بشاش اور تازہ رکھے۔ اگر شوہر زینت کا دلدادہ ہے تو خوب زینت اختیار کرے۔ غرض حدود شریعت میں رہ کر شوہر کے جذبات کی پوری رعایت رکھے۔ یہ انشاء اللہ اس کے لئے دین و دنیا میں کامیابی کی ضمانت ہوگی۔

جو چیز شوہر کو ناراض یا اس کے دل کو مکدر کر دے۔ ان سے بچنا بہت ضروری ہے۔ مثلاً شوہر کی حیثیت سے زائد خرچ مانگنا نئی نئی فرمائشیں کرنا، باتوں باتوں میں ضد ہٹ دھرمی کرنا اس کی لائی ہوئی چیزوں کو ناپسند کرکے منہ بگاڑنا اس کے سامنے اس کی اقرباء کی برائیاں کرتے رہنا اسی طرح اس کے غصہ کے موقع پر خود بھی غصہ کرنا گھر اور گھر کی اشیاء کی حفاظت یا صفائی کا خیال نہ رکھنا، سسرال والوں سے ہمیشہ جھگڑتے رہنا یہ سب چیزیں ایک نیک خاتون کے لئے سم قاتل ہیں جو عورت کو شوہر کی نگاہوں سے گرا دیتی ہے۔

بلکہ حتی الامکان شوہر کی خدمت کرنی چاہئے۔ اس کے سر اور پاؤں دبانا چاہئے۔ اس کو اپنا سرتاج اور بڑا سمجھ کر برتاؤ کرنا چاہئے۔

خواتین کو چند نصیحتیں

ایک حدیث پاک میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد ہے کہ میں نے کثرت سے عورتوں کو جہنم میں دیکھا ہے۔ عورتوں نے پوچھا کیوں؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد ہے کہ عورتیں اکثر لعن و طعن کرتی ہیں۔ دوسرے یہ کہ شوہروں کی ناشکری بہت کرتی ہیں۔

جب یہ چیزیں جہنم میں جانے کا سبب ہیں تو عورتوں کو چاہئے کہ زبان درازی یعنی لعن طعن اور شوہر کی ناشکری سے اپنے آپ کو بچائیں۔

۲:۔ ایک بری عادت عورتوں میں بچوں وغیرہ کو کوسنے اور ذرا ذرا سی بات پر بددعائیہ الفاظ کہنے کی ہے۔ مثلاً کہتی ہیں کہ مرا نہیں، تیرا خانہ خراب ہو، تیرا منہ کالا ہو، تجھے سانپ کاٹے تیری جڑ کٹے، وغیرہ وغیرہ حالانکہ بعض مرتبہ کوئی وقت خدا تعالیٰ کے یہاں اجابت کا ہوتا ہے۔ جس میں جو دعا مانگی جاتی ہے۔ قبول ہو جاتی ہے۔ اور اس طرح ماں خود بچہ کی تباہی کا سبب بنتی ہے۔ اس لئے ان چیزوں سے بچنا چاہئے

۳:۔ اسی طرح عورتوں میں ایک عادت آپس میں مل کر کثرت سے غیبت کرنے کی ہے۔ حالانکہ غیبت کرنا حرام ہے۔ اور اس کی بہت وعید قرآن و حدیث میں آئی ہے۔ یہ چیز دین کو سرے سے ختم کرنے والی ہے۔ اس لئے اس سے بھی بہت بچنا چاہئے۔

۴:۔ عورتوں کے لئے ایک خاص بات یہ بھی ہے کہ وہ گھر میں زینت کے ساتھ رہیں۔ اور جب باہر جانے کی ضرورت پیش آئے تو بالکل کسی قدر سادگی کے ساتھ بلکہ میلی کچیلی جائیں تاکہ گھر میں زینت کے ساتھ رہنے کے سبب شوہر کی محبت دل میں عظمت و محبت باقی رہے۔ اور باہر سادگی سے نکلنے پر کسی کی نظر نہ لگے۔ جو فتنہ اور فساد کا سبب ہے۔

لیکن آج کل بالکل برعکس ہو گیا ہے گھر میں تو جس طرح چاہتی ہیں رہتی ہیں۔ کوئی اہتمام نہیں اور جب باہر نکلتی ہیں تو خوب بن سنور کر اور زیب و زینت کے ساتھ جس کی وجہ سے غیروں کی نظریں پڑتی ہیں۔ حالانکہ یہ سراسر غلط ہے۔ خدا تعالیٰ سب کو شریعت پر عمل کرنے کی توفیق دے۔

۵:۔ چونکہ شیطانی اور جنی اثرات عورتوں پر زیادہ ہوتے ہیں۔ ایک ان کے قدرتی حسن و جمال کی وجہ سے دوسرے اس لئے کہ بہت سے اوقات ان کے ناپاکی میں گزرتے ہیں اس لئے شیطانی اثرات سے حفاظت کے لئے گلے میں تعویذ ڈالنا بھی اچھا ہے۔ اسی طرح ہر نماز کے بعد آیۃ الکرسی اور معوذتین اور سونے وقت آیت الکرسی اور چاروں قل پڑھ کر ہاتھوں پر دم کرکے پورے بدن پر پھیر لینا چاہئے۔

واللہ الموافق

مولانا محمد ادریس کاندھلوی کی تحقیق

مسیلمۂ قادیان کا ہذیان

ختم نبوت مسلمانوں کا اجماعی عقیدہ ہے اور مسیلمۂ قادیان یعنی مرزا غلام قادیانی ختم نبوت کا منکر ہو کر خود نبوت کا مدعی ہے کبھی کہتا ہے کہ میں مستقل نبی اور رسول ہوں اور کمالات نبوت میں تمام انبیاء و مرسلین سے برتر اور بڑھ کر ہوں۔ چنانچہ نزول المسیح کے صفحہ ۹۹ پر لکھا ہے کہ:

انبیاء گرچہ بودہ اند بسے — من بعرفاں نہ کمترم ز کسے
آنچہ داد است ہر نبی را جام — داد آں جام را مرا بتمام

اس قسم کے اشعار سے صاف ظاہر ہے کہ مرزائے قادیان اپنے کو انبیاء کا ہمسر بھی نہیں بلکہ ان سے برتر اور بہتر سمجھتا ہے اور اس کے بے شمار عبارتیں اس کی کتابوں میں موجود ہیں مگر مرزا اپنی پردہ پوشی کے لئے اور مسلمانوں کو دھوکہ دینے کے لئے اور مخالفین کو خاموش کرنے کے لئے اپنے آپ کو ظلی اور بروزی نبی جتلاتا ہے اور کہتا ہے کہ میری نبوت، نبوت محمدیہ سے کوئی علیحدہ چیز نہیں اور اس سے مہر نبوت نہیں ٹوٹتی اور کبھی کہتا ہے کہ میں عین محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) ہوں۔ سبحان اللہ۔ کیا مرزا کے والد کا نام عبداللہ اور اس کی والدہ کا نام آمنہ اور اس کی بیٹی کا نام فاطمہ تھا۔ مرزا کا یہ کہنا کہ میں عین محمد ہوں اگر اس کا یہ مطلب ہے کہ میں حقیقۃً اور واقعی عین محمد ہوں تو یہ کہنا ہی کفر ہے اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ استہزاء اور تمسخر ہے اور اگر واقع میں عین محمد نہیں تو بحرفی الحقیقت دوسرے نبی بنے جس سے ختم نبوت کی مہر ٹوٹی۔ اور کبھی کہتا ہے کہ میں غیر تشریعی اور غیر مستقل نبی ہوں اور کہتا ہے کہ حدیث لا نبی بعدی کے معنی یہ ہے کہ میرے بعد کوئی مستقل اور صاحب شریعت نبی نہ ہوگا اور کبھی کہتا ہے کہ میں ظلی اور بروزی نبی ہوں مگر اس کے ساتھ یہ بھی کہتا ہے کہ میں رام چندر اور کرشن بھی ہوں یعنی ان کا بھی ظل اور بروز ہوں۔ بہر طرف ہاتھ مارتا ہے۔ ہندوؤں کا اوتار اور مسلمانوں کا نبی بننا چاہتا ہے۔

غرض یہ کہ مرزا کا کہنا کہ میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا ظل اور بروز ہوں محض لوگوں کو دھوکہ دینے کے لئے اور اپنے کفر اور دجل کو چھپانے کے لئے ہے ورنہ مرزا درحقیقت بصد صراحت نبوت تشریعیہ اور مستقلہ کا مدعی ہے اور اپنی وحی کو قرآن کی طرح واجب الایمان قرار دیتا ہے اور اپنے منکر اور متردد کو کافر اور جہنمی قرار دیتا ہے حالانکہ خود مرزا کا اقرار ہے کہ صرف صاحب شریعت کے نبی کے انکار سے کافر ہوتا ہے ملہم من اللہ کے انکار سے کافر نہیں ہوتا۔ مرزا نے مسلمانوں کو دھوکہ دینے کے لئے چند الفاظ ظلی اور بروزی کے گھڑ رکھے ہیں جن کی قرآن اور حدیث میں کوئی اصل نہیں اس لئے مناسب معلوم ہوتا ہے کہ خود مرزا کے کلام سے ان الفاظ کی حقیقت واضح کر دی جائے۔

بروزی اور ظلی نبوت کی حقیقت

مرزائے قادیان حقیقۃ النبوۃ صفحہ ۲۶۵ و صفحہ ۲۶۶ پر بحوالہ ایک غلطی کا ازالہ لکھتا ہے۔ مگر میں کہتا ہوں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے جو درحقیقت خاتم النبیین تھے مجھے رسول اور نبی کے لفظ سے پکارا جانا کوئی اعتراض کی بات نہیں اور نہ اس سے مہر ختمیت ٹوٹتی ہے کیونکہ میں بارہا بتلا چکا ہوں کہ میں بموجب آیت واخرین منهم لما يلحقوا بهم بروزی طور پر وہی نبی خاتم الانبیاء ہوں اور خدا نے آج سے بیس برس پہلے براہین احمدیہ میں میرا نام محمد اور احمد رکھا ہے اور مجھے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ہی کا وجود قرار دیا ہے پس اس طور سے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے خاتم الانبیاء ہونے میں میری نبوت سے کوئی تزلزل نہیں آیا کیونکہ ظل اپنے اصل سے علیحدہ نہیں ہوتا۔

اس عبارت کا صاف مطلب یہ ہے کہ مرزا صاحب کو نبوت ملنے سے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی خاتمیت نبوت میں کوئی فرق نہیں آیا کیونکہ میں آپ کا ظل اور سایہ ہوں اور سایہ اصل کا غیر نہیں ہوتا یعنی میں آپ کا عین ہوں اور میرا نام بھی محمد اور احمد ہے اس لئے میں بعینہٖ محمد صلی اللہ علیہ وسلم ہوں۔

اور تریاق القلوب حاشیہ صفحہ ۱۵۷ میں خود مرزا لکھتا ہے۔

غرض جیسا کہ صوفیوں کے نزدیک مانا گیا ہے کہ مراتب وجود دوریہ ہیں اسی طرح ابراہیم علیہ السلام نے اپنی خو اور طبیعت اور دلی مشابہت کے لحاظ سے تقریباً اڑھائی ہزار برس اپنی وفات کے بعد عبداللہ بن عبدالمطلب کے گھر میں جنم لیا اور محمد کے نام سے پکارا گیا۔

اور کتاب قول فیصل صفحہ ۶ میں جو اخبار الحکم ۲۴ اپریل ۱۹۰۳ء سے مرزا کا قول اس طرح نقل کیا گیا ہے۔ کمالات متفرقہ جو تمام دیگر انبیاء میں پائے جاتے ہیں وہ سب حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم میں ان سے بڑھ کر موجود تھے اور اب وہ سارے کمالات حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے ظلی طور پر ہم کو عطا کئے گئے۔ پہلے تمام انبیاء ظل تھے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خاص خاص صفات میں اب ہم ان تمام صفات میں نبی کریم کے ظل ہیں۔

ان عبارات میں مرزائے قادیان نے اپنے آپ کو ظلی اور بروزی نبی کہہ کر دنیا کو دھوکہ دیا ہے کہ میری نبوت آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی نبوت سے علیحدہ کوئی چیز نہیں لہٰذا اس سے مہر نبوت نہیں ٹوٹتی کیونکہ میں نبی کریم کا ظل اور بروز ہوں اور آپ کا سایہ ہوں اور سایہ اصل سے علیحدہ نہیں ہوتا۔

یہ سب لغو اور باطل اور بےہودہ خیال ہے۔ اور عقلاً و نقلاً محال ہے اگر بروز سے مرزائے قادیان کا یہ مطلب ہے کہ روح محمدی نے تیرہ سو سال کے بعد مرزا کے جسم میں جنم لیا ہے اور روح محمدی بطریق تناسخ مرزائے قادیان کے جسم میں حلول کر آئی ہے تو یہ عقیدہ اسلام میں کفر ہے یہ عقیدہ تو ہندوؤں کا ہے جو تناسخ کے قائل ہیں اور قیامت کے اور حشر و نشر کے منکر ہیں پس اگر بروزی نبوت سے مرزا کی یہ مراد ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی روح مبارک تیرہ سو سال کے اعلیٰ علیین سے اور مدینہ منورہ سے چل کر قادیان آئی اور پھر مرزا غلام احمد کے جسم میں اس کا بروز ہوا تو یہ بعینہٖ تناسخ ہے جس کی ہندو اور آریہ قائل ہیں کہ مرنے کے بعد ارواح [illegible] جب کوئی مردہ جسم پاتی ہیں تو اس میں گھس جاتی ہیں اور پھر اس

میں یہ پابندی نہیں کہ انسان کی روح انسان ہی کے جسم میں داخل ہو بلکہ گدھے اور کتے وغیرہ کے جسم میں بھی داخل ہو جاتی ہے غرض یہ کہ اگر بروز سے مرزا کی یہی مراد ہے تو یہ حقیقت تناسخ ہے۔

(۲) نیز تریاق القلوب کی عبارت سے یہ معلوم ہوتا ہے کہ مرزا کے قریب آنحضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی بعثت حضرت ابراہیم کا بروز تھا اور حقیقت محمدی ایک تھی اور دونوں ایک دوسرے کے عین تھے کیونکہ مرزا کے نزدیک ظل اور صاحب ظل میں عینیت ہوتی ہے اور اسی وجہ سے مرزا اپنے آپ کو عین محمد صلی اللہ علیہ وسلم کہتا ہے اور یہ بات بالکل غلط ہے اس لئے کہ اس سے صاف طور پر لازم آتا ہے کہ سرور عالم محمد صلی اللہ علیہ وسلم معاذ اللہ بذات خود کوئی مستقل چیز نہ تھے نہ آپ کا وجود مستقل تھا اور نہ آپ کی نبوت کوئی مستقل شے تھی۔ بلکہ آپ کا تشریف لانا بعینہٖ ابراہیم علیہ السلام کا تشریف لانا تھا گویا کہ ابراہیم علیہ السلام تو اصل ہیں اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ان کا ظل اور بروز ہوئے جس کا صاف مطلب یہ ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی نبوت مستقل نہ تھی بلکہ ظلی اور بروزی تھی اصل نبوت تو حضرت ابراہیم کی تھی اور حضور کی نبوت حضرت ابراہیم کی نبوت کا ظل اور بروز تھی۔ اصل تو حضرت ابراہیم تھے اور حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان کی نبوت کا آئینہ تھے اور یہ صریح کفر ہے۔

(۳) نیز عبارت مذکورہ بالا کی بنا پر جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم حضرت ابراہیم کا بروز اور ظل ہوئے اور خاتم النبیین آپ ہی ہوئے تو اس سے یہ لازم آیا کہ اصل خاتم النبیین حضرت ابراہیم ہیں نہ کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم۔ کیونکہ بقول مرزا سیدنا محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تو حضرت ابراہیم کا ظل اور بروز ہیں جس کا صاف مطلب یہ ہے کہ اصل خاتم النبیین تو حضرت ابراہیم ہیں اور سیدنا محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ظلی اور بروزی خاتم النبیین ہیں اور فقط سایۂ ابراہیمی ہیں۔

اور اگر یہ کہو کہ باوجود ظل اور بروز ہونے کے اصل خاتم النبیین سیدنا محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہی ہیں نہ کہ حضرت ابراہیم تو پھر بقول مرزا یہ لازم آئے گا کہ اصل خاتم النبیین تو مرزائے قادیان ہو کر جو خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وسلم کے ظل اور بروز ہونے کا مدعی ہے نہ کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم یعنی اصلی خاتم النبیین تو مرزا ہوا۔ اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی ختم نبوت محض ظلی اور بروزی اور مجازی ہو جائے اور ظاہر ہے کہ یہ امر بھی صریح کفر ہے۔

(۴) نیز ازالہ کی عبارت مذکورہ بالا سے ثابت ہوا کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم تمام کمالات رسالت کے جامع تھے تو پھر جب بقول مرزا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم حضرت ابراہیم کا ظل اور بروز ہوئے تو اس کا مطلب یہ ہوا کہ اصل مجمع کمالات حضرت ابراہیم تھے نہ کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم۔ کیونکہ آپ تو حضرت ابراہیم کے ظل اور بروز تھے اور اصل حضرت ابراہیم تھے اور یہ صریح توہین سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم کی اور صریح کفر ہے

(۵) نیز مرزا نے جو بروز اور ظل کا افسانہ گھڑا ہے وہ بظاہر ہندوؤں کے عقیدۂ تناسخ اور حلول سے لیا ہے مگر جو لوگ تناسخ کے قائل ہیں، وہ اس بات کے ہرگز قائل نہیں کہ جو روح بذریعہ تناسخ دوسرے جون میں کسی بدن میں آجائے تو وہ بعینہٖ پہلا شخص ہوگا اور اس کے وہی حقوق ہوں گے جو اس شخص کے پہلے جون میں تھے۔ مثلاً فرض کرو کہ کوئی شخص پہلے جون میں ہندوستان کا راجہ تھا یا کسی کا باپ تھا یا ماں تھی یا بیٹی یا بیوی تھی اب وہ دوسرے جون میں آنے کے بعد یہ کہے کہ میں تمہارا سابق راجہ ہوں تم پر میرے احکام کی تعمیل واجب ہے یا کسی عورت سے کہے کہ میں تیرا سابق شوہر ہوں اور تو میری سابق بیوی ہے لہٰذا تو میرے ساتھ چل اور میرے گھر کو سنبھال۔ تو کیا کسی عاقل کے نزدیک یہ بات قابل قبول ہو سکتی ہے۔ تیس سال پہلے سنا گیا تھا کہ ہندوستان میں کسی پنڈت جی نے کسی عورت کے متعلق یہ دعویٰ کیا تھا کہ یہ عورت پہلے جون میں میری بیوی تھی لہٰذا یہ عورت مجھ کو دلائی جائے۔ (واللہ اعلم)۔

(۶) نیز مرزا صاحب مسیح موعود اور مہدی مسعود اور کرشن اور رام چندر وغیرہ وغیرہ ہونے کے بھی مدعی ہیں تو کیا مرزا صاحب ان سب کے بروز ہیں اور کیا مرزا صاحب کے ایک وجود میں یہ سارے مختلف الانواع وجود جمع ہو گئے۔ محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور کرشن وغیرہ وغیرہ یہ سارے مختلف روپ ایک مرزا کے جسم میں کیسے جمع ہو گئے اور ایک جسم خاکی میں یہ مختلف روحیں کیسے جمع ہو گئیں حالانکہ ایک بدن کی مدبر اور منتظم ایک ہی روح ہو سکتی ہے مختلف اور متضاد روحیں ایک بدن کی کیسے مدبر ہو سکتی ہیں۔ سیدنا محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی روح مبارک کے ساتھ معاذ اللہ کرشن جی کی روح مرزا صاحب کے جسم میں کیسے گھس گئی۔ سیدنا محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی روح تو قیامت کے جزاء اور سزا کا وعظ کہے گی اور کرشن جی کی روح قیامت کا انکار کرے گی اور تناسخ کا چکر بتائے گی۔ کرشن جی کی تعلیم کا نمونہ ذیل کے شعروں سے معلوم کریں جو فیضی نے اکبر شاہ کے حکم سے لکھے تھے۔

من از ہر سہ عالم جدا گشتہ ام | ہمی گشتہ از خود خدا گشتہ ام
منم برہمہ مستم خدا از من ست | فنا از من ست و بقا از من ست

تناسخ و انکار قیامت

ہمہ شکل اعمال بگرفتہ اند | بہ تقلیب احوال دل گفتہ اند
گرفتار زنداں آمد شدند | ز بیداد خشم خصم جاں خود اند

ناظرین کرام غور کریں کہ ایک شخص بہ بانگ دہل دعویٰ کرتا

دوکان جیسے سونے کی کان
عربین جیولرز جس کا نام
جہاں پر عمدہ اور جدید ڈیزائن کے زیورات دستیاب ہیں۔
تشریف لاکر خدمت کا موقع دیں
حسین سنیٹر زیب النساء اسٹریٹ صدر کراچی
فون نمبر: ۵۲۵۵۲۵

ہے کہ میں محمد بھی ہوں اور عیسیٰ بھی ہوں اور مہدی بھی ہوں حتیٰ کہ کرشن بھی ہوں اور دلیل کسی بات کی بھی نہیں لیکن جب اس سے ثبوت طلب کیا جاتا ہے تو یہ کہہ دیتا ہے کہ میں اصلی نہیں بلکہ میں تو ان کا بروز اور ظل ہوں۔

(۷) ناظرین کرام غور کریں کہ بروز کے اصل معنی ظہور یعنی ظاہر ہونے کے ہیں اور ظہور تین قسم کا ہوتا ہے۔ جسمانی یا روحانی یا صفاتی۔ اگر مرزا صاحب کا مطلب یہ ہے کہ میں محمد رسول اللہ اور عیسیٰ روح اللہ اور مہدی اور رجل فارسی اور مجدد اور کرشن وغیرہ کا جسمانی بروز ہوں تو یہ بالکل باطل اور مہمل ہے کیونکہ مرزا غلام اپنے باپ غلام مرتضیٰ کے نطفہ سے اپنی ماں کے پیٹ سے پیدا ہوا وہ ان اشخاص کا جسمانی بروز کیسے ہو سکتا ہے جو اس سے سینکڑوں اور ہزاروں برس پہلے پیدا ہو چکے ہیں اور امام مہدی تو ابھی پیدا ہی نہیں ہوئے اور جن میں سے کوئی عربی النسل ہے اور کوئی فارسی النسل ہے۔ اجتماع ضدین تو عقلاء کے نزدیک محال ہے۔ غرض یہ کہ بروز جسمانی تو عقلاً محال ہے اور کوئی عاقل دنیا میں اس کا قائل نہیں۔ اور اگر کسی بروز سے مرزا صاحب کی مراد روحانی بروز یعنی روحانی تعلق ہے جس کا مطلب یہ ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی روح مبارک نے مرزا کے جسم میں بروز کیا ہے تو وہ بھی باطل ہے۔ ایک جسم کے اندر متعدد اور متضاد روحیں جمع نہیں ہو سکتیں تمام حکماء متقدمین اور حکماء حال کا اس پر اتفاق ہے کہ روح ایک جوہر مجرد ہے وہ صرف ایک ہی بدن میں مدبر اور متصرف ہو سکتا ہے اور بقول مرزا صاحب بھی روحانی بروز ناممکن ہے اس لئے کہ مرزا صاحب کے نزدیک ارواح انبیاء کرام بعد مرگ بہشت میں داخل ہو چکی ہیں اور جو بہشت میں داخل ہو چکا اس کو وہاں سے نکلنے کی اجازت نہیں۔ دیکھو ازالۃ الاوہام صفحہ ۲۵۲۔

پس جب روح بہشت سے نکل ہی نہیں سکتی تو روحانی بروز باطل ہوا اور روحانی ظلیت بھی باطل ہوئی کیونکہ ظل بھی سایہ تو اصل کا ہوتا ہے۔ جب اصل بہشت میں ہے تو دنیا میں اس کا ظل محال ہے ظل کے لئے اصل کا وجود ضروری ہے۔ جب اس دنیا سے اصل کا وجود نہیں تو ظل کا وجود کیسے ہو سکتا ہے۔

اور اگر اس بروز سے مرزا صاحب کے نزدیک صفاتی بروز مراد ہے تو صفاتی بروز کا مطلب یہ ہوتا ہے کہ کسی بشر میں کسی صالح یا طالح کی صفات ظہور پذیر ہو جائیں پس اگر اس میں صالحین جیسی صفات اور کمالات نظر آئیں تو یہ کہیں گے کہ یہ شخص صالحین کا بروز صفاتی ہے اور اگر کسی میں کفار و فجار کے کردار نظر آئیں تو یہ کہیں گے کہ یہ شخص کفار و فجار کا بروز صفاتی ہے اور یہ مراد روشن کی طرح ظاہر ہے کہ مرزا صاحب کے اخلاق و اعمال انبیاء جیسے تو درکنار، نیک مسلمانوں جیسے بھی نہ تھے۔ لہٰذا مرزا صاحب صالحین کے بروز صفاتی تو ہو نہیں سکتے۔ البتہ مسیلمہ کذاب اور اسود عنسی سے لے کر اس وقت تک جس قدر بھی مدعیان نبوت دعیسویت و مہدویت اور دجالین اور کذابین گذرے ہیں مرزا صاحب ان سب کے دعاوی کاذبہ اور اخلاق سیئہ اور اعمال قبیحہ کے حامل تھے اس لئے مرزا صاحب کو یہ کہا جا سکتا ہے کہ آپ اس امت کے پیدا شدہ تمام دجالین اور کذابین کے بروز صفاتی تھے۔ تو یہ بالکل درست ہے اگر کوئی شخص تکبر اور غرور میں حد سے گذر جائے تو یہ کہنا درست ہوگا کہ یہ شخص فرعون کا بروز صفاتی ہے اسی طرح سمجھو کہ مرزا صاحب کے اس دعوائے بروز سے ان کی نبوت ثابت نہیں ہوتی بلکہ مسیلمہ کذاب کا بروز ہونا ثابت ہوتا ہے۔

مرزا صاحب نے جب یہ دیکھا کہ قرآن و حدیث سے یہ ثابت ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم خاتم النبیین اور آخری نبی ہیں اور پچاس سالہ عمر تک خود مرزا بھی ختم نبوت کا علی الاعلان اقرار کرتا رہا پھر جب دعوائے نبوت کی فکر دامن گیر ہوئی تو یہ خیال آیا کہ دعوائے نبوت علماء اور مولوی اور عام مسلمان میرا پیچھا نہ چھوڑیں گے اور مجھ کو دجال اور کذاب بتائیں گے اس لئے یہ تدبیر نکالی کہ یہ کہنا شروع کیا کہ خود نبی کریم نے مجھ میں بروز کیا ہے اور میں حضور پر نور کا ظل اور سایہ ہوں تاکہ جاہل یہ سن کر دم نہ مار سکیں اس لئے کہ دجال و کذاب تو وہ ہو کہ جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے سوا کوئی دوسرا ہو جو حضرت کے بعد نبوت کا دعویٰ کرے، جب خود حضرت ہی وہ دعویٰ کر رہے ہیں تو اب کسی کو انکار کی مجال ہی کیا۔

باقی آئندہ

مرزا قادیانی ۔ بحیثیت انگریز ایجنٹ

میری دعوت کی مشکلات میں سے دعوت رسالت اور مسیح موعود کا دعویٰ تھا۔ براہین احمدیہ ص ۶۶ ج ۵ حاشیہ ۲) خدا نے یہ پاک سلسلہ (مرزائیہ) اس گورنمنٹ کے ماتحت برپا کیا۔ خزائن ص ۵۳۲ ج ۱۵ (۳) یہ مرزا تیرے وجود کی برکت سے دنیا میں آیا۔ خزائن ص ۱۱۹ ج ۱۵ (۴) ملکہ برطانیہ تیری ہی پاک نیتوں کی تحریک سے خدا نے مجھے بھیجا۔ خزائن ص ۱۳۰ ج ۱۵ (۵) تیرے نور نے میرے نور کو کھینچا۔ خزائن ص ۱۱۸ ج ۱۵ (۶) میں اس گورنمنٹ کے لئے ایک تعویذ ہوں۔ ص ۳۳ ج ۳، نور الحق اوّل (۸) جہاد کی حرمت اور انگریزی حکومت کی خدمت کے لئے پچاس الماریاں کتابیں لکھیں۔ (تریاق القلوب) جن کتابوں میں مسیح موعود کی آمد لکھی ہے انہیں صریح تیرے عہد کی طرف اشارے پائے جاتے ہیں۔ لعنۃ اللہ علی الکاذبین

خزائن ص ۱۱۶ ج ۱۵ اصل بھید یہ ہے کہ جیسے آسمان پر خدا کی طرف سے ایک تیاری ہوتی ہے۔ ویسے ہی گورنمنٹ کے دل میں خیالات پیدا ہو جاتے ہیں۔ خزائن ص ۱۲۴ ج ۱۵ اے قیصرہ اور با اقبال ملکہ ہمارے دل تیرے لئے حضرت احدیت میں جھکتے ہیں۔ اور ہماری روحیں تیرے اقبال اور سلامتی کے لئے خدا کے دربار میں سجدہ کرتی ہیں۔ خزائن ص ۲۶۹ ج ۱۵

اے ملکہ معظمہ .... تیرے عہد سلطنت کے سوا اور کوئی بھی عہد سلطنت ایسا نہیں ہے۔ جو مسیح موعود کے ظہور کے لئے موزوں ہو، سو خدا نے تیرے نورانی عہد میں آسمان سے ایک نور نازل کیا۔ کیونکہ نور نور کو اپنی طرف کھینچتا ہے۔ اور تاریکی تاریکی کو .... (ستارۂ قیصرہ ص ۹)

حضرت مسیحؑ کی قبر

کشمیر میں نہیں

قسط نمبر ۲

الحق کے صفحہ ۱۴ و ۱۵ پر دلائل سے ثابت کیا تھا کہ یسعیاہ ۵۳ واں باب میں کہیں حضرت عیسیٰ کا ذکر نہیں ہے۔ بلکہ وہ حضرت پیغمبر اسلام علیہ الصلوٰۃ والسلام کے حق میں ایک پیشگوئی ہے۔

(ن) :۔ حضرت مسیح نے نہ شادی کی اور نہ آپ کی اولاد ہوئی

اب ذیل میں خود مرزا قادیانی اور ان کے مریدوں کی تحریروں سے اس امر کو واضح کیا جاتا ہے کہ حضرت عیسیٰ کی نہ کوئی بیوی تھی اور نہ کوئی آپ کی اولاد تھی۔

(۱) "اور کوئی اس کی (یعنی مسیح کی) بیوی بھی نہیں تھی"

(ریویو جلد ۱ :۔ نمبر ۳۔ صفحہ ۱۲۴)

(۲) اور ظاہر ہے کہ دنیاوی رشتوں کے لحاظ سے حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی کوئی آل نہ تھی" (تریاق القلوب صفحہ ۹۹ کا حاشیہ)

(۳) "سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی تحقیق یہی ہے کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی کوئی آل نہ تھی"

(الفضل مورخہ ۲۹ جنوری ۱۹۲۵ء صفحہ ۶)

(۴) کیا مریم کا بیٹا مسیح جس کا کوئی باپ نہ تھا۔ نہ بیوی اور نہ بچہ تھا۔ اس دنیا کے ایک عام آدمی کے لئے کامل نمونہ ہو سکتا ہے" (ریویو بابت ماہ اگست ۱۹۲۶ء صفحہ ۳۱)

(۵) "یہ وہی بات ہے جو ہم رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی شان میں بیان کرتے ہیں۔ کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام نے شادی نہیں کی۔ پھر کس طرح معلوم ہو کہ وہ اپنی بیوی بچوں سے اچھا سلوک کر سکتے تھے" (الفضل ضمیمہ ۔ مئی ۱۹۲۸ء صفحہ ۹۳)

(۶) دیکھو مسیح نے ایک بیوی بھی نہیں" الحق دہلی ۱۲ اپریل ۱۹۱۲ء صفحہ ۱۱

(۷) عام خیال :۔ حضرت متعلق یہی تھا کہ انہوں نے نکاح نہیں کیا" (ریویو جلد ۴ نمبر ۶ صفحہ ۲۴۳)

(۸) یسوع فرقہ صوفیہ بنام اسرینی داخل تھا جو شادی نہ کرتے تھے" (اخبار بدر ۔ ۲ جولائی ۱۹۱۱ء صفحہ ۷)

(۹) حضرت عیسیٰ بلا باپ تھے ۔ صاحب اولاد ہونا معلوم نہیں۔ غالباً نہ تھے" (الفضل قادیان مورخہ ۵ جولائی ۱۹۱۵ء صفحہ ۸)

(۱۰) اگر کوئی عیسائی شادی کرے اور حضرت عیسیٰ سے پوچھے کہ حضرت میں نے شادی کی ہے بیوی بچوں سے کیا سلوک کروں تو کیا وہ جواب دے سکتے ہیں۔ جب کہ خود انہوں نے شادی نہیں کی" (الفضل مورخہ ۱ جنوری ۱۹۲۳ء صفحہ ۷)

(۱۱) مسیح کا شادی نہ کرنا دلالت کرتا ہے کہ آپ کی تعلیم ناقص ہے۔ وجہ یہ ہے کہ انبیاء اور مرسلین دوسروں کے لئے نمونہ بن کر آتے ہیں (تشحیذ الاذہان جلد ۱۹ نمبر ۱ صفحہ ۹)

(۱۲) حضرت مسیح نے صرف تجرد کو تاہل پر ترجیح دی۔ بلکہ اسے آسمانی بادشاہت میں داخل ہونے کا ذریعہ بتایا ہے اور خود بھی انہوں نے شادی نہیں کی (الفضل مورخہ ۱۲ جون ۱۹۲۲ء صفحہ ۵۲)

(۱۳) اصل مسیح نے نکاح نہیں کیا تھا۔ اور نہ اس کی کوئی اولاد ہوئی" (اعلام الناس حصہ صفحہ ۵۹)

(۱۴) دیلمی اور ابن النجار نے حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے کہ عیسیٰ علیہ السلام سفر کرتے تھے۔ جب شام پڑ جاتی تو جنگل کا ساگ پات کھا لیتے اور چشموں کا پانی پی لیتے اور مٹی کا تکیہ بناتے (یعنی زمین پر ہی بلا بستر لیٹ جاتے) پھر کہتے کہ نہ تو میرا گھر ہے کہ خرابی کا اندیشہ ہو ۔ اور نہ کوئی اولاد ہے۔ کہ جن کے مرنے کا کوئی غم ہو"

(غسل مصفّٰے حصہ اول صفحہ ۱۹۱ و صفحہ ۸۲ بحوالہ کنز العمال جلد ۲ صفحہ ۷۱)

نتیجہ :۔ یہ نکلا کہ حضرت عیسیٰ ابن مریم نے نہ شادی کی ۔ اور نہ ان کی کوئی بیوی تھی ۔ اور کتاب تکملہ مجمع البحار صفحہ ۸۵ ۔ درمنثور جلد دوسری صفحہ ۲۹ ، حیات القلوب صفحہ ۳۶۱ جلد اول اور تاریخ روضۃ الصفا جلد اول صفحہ ۱۳۲ کے مطالعے سے بھی یہی معلوم ہوتا ہے ۔ پس افغانوں کی قوم عیسیٰ خیل کو حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی اولاد قرار دینا سراسر غلط ہے

قادیانی دلیل نمبر ۳

الف :۔ مرزا صاحب قادیانی ارشاد فرماتے ہیں

(۱) " حال ہی میں جو روسی سیاح نے ایک انجیل لکھی ہے جس کو میں نے لندن سے منگوایا ہے ۔ وہ بھی اس رائے میں ہم سے متفق ہے کہ ضرور حضرت عیسیٰ علیہ السلام اس ملک آئے تھے" (راز حقیقت صفحہ ۸ کا حاشیہ)

(۲) تحقیقات سے ثابت ہوتا ہے کہ حضرت مسیح علیہ السلام نے صلیبی واقعہ سے نجات پا کر ضرور ہندوستان کا رخ کیا ہے اور نیپال سے ہوتے ہوئے آخر تبت تک پہنچے اور پھر کشمیر میں ایک مدت تک ٹھہرے ۔ اور وہ بنی اسرائیل جو کشمیر میں بابل کے تفرقہ کے وقت میں سکونت پذیر ہوئے تھے ان کو ہدایت کی ۔ اور آخر ۱۲۰ برس کی عمر میں سری نگر میں انتقال فرمایا ۔ اور محلہ خانیار میں مدفون ہوئے ۔ اور عوام کی غلط بیانی کی وجہ سے کے نام سے مشہور ہو گئے ۔ اسی واقعہ کی تائید وہ انجیل بھی کرتی ہے جو حال ہی میں تبت سے برآمد ہوئی ہے ۔ یہ انجیل بڑی کوشش سے لندن سے ملی ہے ہمارے مخلص دوست شیخ رحمت اللہ صاحب تاجر قریباً تین ماہ تک لندن میں رہے ۔ اور اس انجیل کو تلاش کرتے رہے ۔ آخر ایک جگہ سے میسر آ گئی ۔ یہ انجیل بدھ مذہب کی پرانی کتاب کا گویا ایک حصہ ہے ۔ بدھ مذہب کی کتابوں سے یہ شہادت ملتی ہے کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام ملک ہند میں آئے (راز حقیقت صفحہ ۹ کا حاشیہ)

۳ :۔ حال ہی میں ایک انجیل تبت سے دفن کی ہوئی نکلی ہے ۔ جیسا کہ وہ شائع بھی ہو چکی ہے ۔

بلکہ حضرت مسیح کے کشمیر میں آنے کا دوسرا قرینہ ہے۔ ہاں یہ ممکن ہے کہ اس انجیل کا لکھنے والا بھی بعض اوقات کے لکھنے میں غلطی کرتا ہو۔ جیسا کہ پہلی چار انجیلیں بھی غلطیوں سے بھری ہوئی ہیں۔ مگر ہمیں اس نادر اور عجیب ثبوت سے بکلی منہ نہیں پھیرنا چاہئے ۔ جو بہت سی غلطیوں کو صاف کر کے دنیا کو مسیح کا سوانح چہرہ دکھلاتا ہے ۔

(واللہ اعلم بالصواب" (ست بچن ص۱۶۴ کا حاشیہ)

۴:۔ حال میں جو انجیل تبت کی ایک غار سے برآمد ہوئی ہے۔ جس کو ایک روسی فاضل نے کامل جدوجہد سے چھپوا کر شائع کر دیا ہے۔ جس کے شائع کرنے سے پادری صاحبان بہت ناراض پائے جاتے ہیں۔ یہ واقعہ بھی کشمیر کی قبر کے واقعہ پر ایک گواہ ہے۔"

(ایام الصلح ص۱۱۸ کا حاشیہ)

(۵) "اور پھر دوسرا ماخذ اس تحقیق کا مختلف قوموں کی وہ تاریخی کتابیں ہیں۔ جن سے ثابت ہوتا ہے کہ ضرور حضرت عیسیٰ علیہ السلام ہندوستان اور کشمیر میں آئے تھے۔ اور حال میں جو ایک روسی انگریز نے بدھ مذہب کی کتابوں کے حوالوں سے حضرت عیسیٰ علیہ السلام کا اس ملک میں آنا ثابت کیا ہے۔ وہ کتاب میں نے بھی دیکھی ہے۔ اور میرے پاس ہے وہ کتاب بھی اس رائے کی مؤید ہے۔" (کشف الغطاء ص۲۰)

(ب) حکیم خدا بخش مرزائی اپنی کتاب عسل مصفیٰ حصہ اول کے ص۲۸۵ پر لکھتے ہیں۔

(۱) "ناٹوفنا روسی سیاح اپنی کتاب میں جو مسیح کی نامعلوم زندگی کی نسبت لکھ کر شائع کی ہے۔ اس میں وہ بھی تسلیم کرتا ہے کہ ۲۹ سال کی عمر میں حضرت مسیح نیپال میں تبت و کشمیر و ہندوستان سے آئے تھے۔" (نیز دیکھو رسالہ احمدی بابت ۱۹۱۹ء ص۲۵)

(۲) "ناٹوفنا روسی سیاح اپنی کتاب میں جو مسیح کی نامعلوم زندگی کی نسبت لکھ کر شائع کی ہے اس میں وہ بھی تسلیم کرتا ہے کہ ۲۹ سال کی عمر میں حضرت مسیح نیپال میں تھے تبت و کشمیر و ہندوستان آئے تھے۔" (نیز دیکھو رسالہ احمدی بابت ۱۹۱۹ء ص۲۵)

۳:۔ ناٹوفنا روسی سیاح لکھتا ہے۔ کہ ہندوستان کے برہمنوں سے بھی مسیح علیہ السلام کے مباحثے ہوئے ہیں اور جب نیپال میں تھے۔ تو اس وقت ان کی عمر ۲۹ برس کی تھی۔"

(عسل مصفیٰ حصہ اول ص۱۹۲، ص۱۹۳)

قادیانی دلیل کی تردید

مرزا غلام احمد قادیانی کا حضرت عیسیٰ ابن مریم کے بارے میں یہ عقیدہ ہے کہ

(۱) حضرت مسیح بن باپ پیدا ہوئے تھے۔

(۲) حضرت عیسیٰ ۳۳ سال کی عمر میں ملک شام میں صلیب پر چڑھائے گئے تھے۔

(۳) حضرت ابن مریم صلیب پر نہ مرے تھے۔ بلکہ بیہوش ہو گئے تھے۔

(۴) حضرت یسوع مسیح کے زخموں کا مرہم عیسیٰ سے علاج کیا گیا۔

(۵) حضرت یسوع مسیح ابن مریم نے اس واقعہ صلیب کے بعد ملک شام سے ہجرت کی۔

(۶) آپ ملک عراق، ایران، افغانستان، پنجاب، ہندوستان تبت وغیرہ کی طرف صلیبی واقعہ کے بعد تشریف لائے۔

(۷) بعد ازیں ۱۲۰ سال عمر پا کر حضرت عیسیٰ نے ملک کشمیر میں وفات پائی۔

(۸) آپ کی قبر شہر سرینگر کے محلہ خانیار میں ہے۔

یہ ہے کہ مرزا صاحب کا مذہب اب روسی سیاح مسٹر نکولس نوٹووچ سنو اس میں کچھ شک نہیں کہ مسٹر نکولس نوٹووچ روسی سیاح نے "یسوع مسیح کی نامعلوم زندگی کے حالات" بودھوں کے مٹھ واقع مقام لیہ دارالخلافہ سے دریافت کرکے فرانسیسی اور انگریزی زبان میں شائع کئے گئے تھے۔ اس کا ترجمہ لالہ [illegible] چند سابق ایڈیٹر آریہ پترکا اندھی[illegible] پنجاب نے کیا۔ مطبع ست دھرم پرچارک جالندھر شہر میں ۱۹۰۹ء میں یہ اردو ترجمہ چھپا تھا۔

مسٹر ناٹووچ روسی سیاح لکھتا ہے۔ کہ یسوع مسیح کے حالات ۱۸۸۷ء میں بودھوں کے مٹھ واقع مقام لیہ کے بدھ لاموں نے مجھے بتلائے تھے۔ اب ذیل میں کتاب یسوع مسیح کی نامعلوم زندگی کے حالات کا خلاصہ درج کیا جاتا ہے۔

اس کتاب میں ۱۴ باب ہیں۔ باب اول شاہی تیار کردہ زبانی مسیح کے صلیب دیئے جانے کی خبر۔ باب دوم بنی اسرائیل کے حالات، باب سوم بنی اسرائیل کے جاہ و جلال کے واقعات اس کے بعد یوں لکھا ہے۔

باب چہارم

(۸) یہ خدائی بچہ جس کا نام عیسیٰ رکھا گیا۔ بچپن سے ہی گمراہوں کو توبہ کے ذریعہ گناہوں سے نجات حاصل کرنے کی ترغیب دے کر ایک خدا کا وعظ کرنے لگا۔

(۹) چاروں طرف سے لوگ اس کا وعظ سننے آیا کرتے تھے۔ اور اس بچہ کے وعظ کو سن کر حیران ہوا کرتے۔ قوم اسرائیل کے تمام لوگ اس بات میں متفق الرائے تھے۔ کہ روح ابدی اس بچہ میں موجود ہے۔

(۱۰) جب عیسیٰ تیرہ برس کی عمر کو پہنچا۔ کہ جس عمر میں اسرائیلی لوگ شادی کیا کرتے تھے۔

(۱۱) تو دولت مند امیر لوگ عیسیٰ کے والدین کی جائے سکونت میں جہاں وہ اپنے گذارہ کے لئے بیوپار کرتے تھے۔ آکر جمع ہونے لگے تاکہ وہ نوجوان عیسیٰ کو جو قادر مطلق خدا کے نام کا وعظ کرنے میں مشہور ہو چکا تھا۔ اپنا داماد کریں۔

(۱۲) یہ وہ وقت تھا۔ جب عیسیٰ چپ چاپ والدین کا گھر چھوڑ کر یروشلم سے نکل گیا۔ اور سوداگروں کے ساتھ سندھ کی طرف روانہ ہوا۔

مرزائی خدا کی عملی پوزیشن

"چونکہ یہ کوئی علیحدہ ہستی ہے۔ لہٰذا وہ روزہ بھی رکھتا ہے۔ افطار بھی کرتا ہے۔ نماز بھی پڑھتا ہے۔ سوتا بھی ہے اور جاگتا بھی ہے۔ نقل بھی کرتا ہے۔ اور دستخط بھی۔ حتیٰ کہ اس نے مرزا صاحب کی بیعت بھی کر رکھی ہے۔" دیکھئے مرزا کی کتاب البشریٰ ص۹۰،۷۱ ج۲

منشی یا خدا:۔

وہ مرزا قادیانی کی تیار کردہ مسل پر بلا چون و چرا سرخ سیاہی سے دستخط بھی کر دیتا ہے۔ مگر بدتمیزی سے قلم جھاڑتے ہوئے مرزا قادیانی کے کپڑوں پر چھینٹے بھی گرا دیتا ہے۔ چنانچہ اب وہ قمیص میاں عبداللہ کے پاس ہے۔ حقیقۃ الوحی ص۲۵۵

(۱۳) تاکہ وہ تعلیم الٰہی میں کمالیت حاصل کرے۔ اور بڑے دیوتا کے قوانین کا مطالعہ کرے؟

(صفحہ ۱۵ یسوع مسیح کی نامعلوم زندگی کے حالات)

باب پنجم

(۱) نوجوان عیسیٰؑ جس کو خدا نے برکت دی تھی۔ چودہ برس کی عمر میں سندھ کے اس پار آیا۔ اور ایشور کی پیاری سرزمین میں آریوں کے درمیان رہنے لگا۔

(۲) اس عجوبہ بچے کی شہرت سارے شمالی ہند میں پھیل گئی۔ اور جب وہ پنجاب اور راجپوتانہ میں گزرا۔ تو جین دیو کے پیروؤں نے اس سے درخواست دی۔ کہ وہ ان کے پاس رہے۔

(۳) لیکن وہ جین کے گمراہ پوجاریوں کے پاس نہ رہا اور جگن ناتھ واقع ملک اڑیسہ چلا گیا۔ جہاں ویاس کرشن کے پھول (استخوان) مدفون تھے۔ یہاں کے برہمنوں نے اس کا بہت آدر ستکار کیا۔

(۴) برہمنوں نے عیسیٰ کو وید پڑھائے۔ اور ان کا مطلب سمجھایا۔ اور دعا کے ذریعے شفا بخشنا۔ لوگوں کو وید اور شاستروں کا پڑھانا۔ اور سمجھانا اور آدمیوں کو بھوت پریت نکال کر ان کو درست کرنا سکھلایا۔

(۵) جگن ناتھ، راج گرہ، بنارس اور دیگر متبرک شہروں میں وہ چھ برس رہا۔ (صفحہ ۲۴)

باب ششم

(۱) برہمنوں اور کشتریوں نے عیسیٰ کے ان اپدیشوں کو جو وہ شودروں کو دیا کرتا تھا۔ جن پر عیسیٰ کے قتل کی ٹھانی چنانچہ انہوں نے اس مطلب کے لئے اپنے نوکروں کو نوجوان پیغمبر کی تلاش میں بھیجا۔

(۲) مگر عیسیٰ کو شودروں نے اس منصوبے سے مطلع کر دیا تھا اس لئے وہ رات کو جگن ناتھ سے نکل گیا اور پہاڑوں کو عبور کر کے گوتم کے ملک میں جہاں کہ ساکی منی بدھ پیدا ہوئے تھے۔ اور جن کو لوگ آپ کرتا مانتے تھے۔ اور ان لوگوں کے درمیان رہنے لگا۔" صفحہ ۲۴

(۳) پالی زبان میں کمالیت حاصل کر کے مقدس عیسیٰ سوتروں کے متبرک طومار پڑھنے لگا۔

(۴) چھ برس کے بعد عیسیٰ جس کو بدھ نے اپنے مقدس مذہب پھیلانے کے لئے منتخب کر لیا تھا۔ ان متبرک طوماروں کی تشریح کرنے میں کامل مہارت حاصل کر لی تھی

(۵) اس وقت عیسیٰ نیپال اور ہمالہ کے پہاڑوں کو چھوڑ کر نیچے اترا میں آ نکلا۔ اور مختلف قوموں کو اس بات کا وعظ کرتے ہوئے کہ انسان کمال اعلیٰ حاصل کرنے کی قابلیت رکھتا ہے۔ مغرب کی طرف چلا گیا؟ صفحہ ۲۶

باب ہشتم

(۱) عیسیٰ کے اپدیشوں کی شہرت گرد و نواح کے ملکوں میں پھیل گئی۔ اور جب وہ ملک فارس میں داخل ہوا تو پجاریوں نے لوگوں کو اس کا اپدیش سننے سے منع کر دیا۔ صفحہ ۲۹

باب نہم

(۱) عیسیٰ جس کو خالق نے گمراہ لوگوں کو سچے خدا کا راستہ بتانے کے لئے پیدا کیا تھا۔ ۲۹ برس کی عمر میں ملک اسرائیل میں واپس آگیا (صفحہ ۳۱)

باب دہم

(۱) حضرت عیسیٰ اسرائیلیوں کا دل بڑھانے اور امید دلانے والے تھے۔ خدا کے کلام سے مضبوط کرتا ہوا گاؤں بہ گاؤں پھرا اور ہزاروں آدمی اس کا اپدیش (یعنی وعظ) سننے کے لئے اس کے پیچھے پھرتے۔"

باب سیزدہم

(۱۹) حضرت عیسیٰ اس طرح تین برس تک قوم اسرائیل کو ہر قصبہ اور ہر شہر میں ہر ایک راستہ اور ہر میدان میں وعظ سناتا رہا اور جو کچھ اس نے کہا وہ وقوع میں آیا۔" (صفحہ ۴۰)

باب چہاردہم

(۱) حاکم کے حکم سے سپاہیوں نے عیسیٰؑ اور دو چوروں کو پکڑ لیا۔ اور ان کو پھانسی کی جگہ پر لے گئے۔ اور ان صلیبوں پر جو زمین میں گاڑی گئی تھیں۔ چڑھا دیا۔

(۲) عیسیٰ اور دو چوروں کے جسم دن بھر لٹکتے رہے۔ جو ایک خوفناک نظارہ تھا۔ اور سپاہیوں کا ان پر برابر پہرہ رہا۔ لوگ چاروں طرف کھڑے رہے۔ پھانسی یافتوں کے رشتہ دار دعا مانگتے رہے۔ اور روتے رہے۔

(۳) آفتاب غروب ہونے کے وقت عیسیٰ کا دم نکلا۔ اور اس نیک مرد کی روح جسم سے علیحدہ ہو کر خدا میں مل گئی۔"

(صفحہ ۴۵)

نوٹ:- اخبار الفضل قادیان مورخہ ۱۰ نومبر ۱۹۲۶ء کے صفحہ پر مذکورہ بالا کتاب کا خلاصہ مطلب یوں لکھا ہے:-

"اس کتاب میں چودہ باب ہیں۔ باب اول آنشا کی تمہید کی زبانی مسیح کے صلیب دیئے جانے کی خبر۔ باب دوم بنی اسرائیل کے حالات۔ باب سوم بنی اسرائیل کے جاہ و جلال کے واقعات۔ باب چہارم مسیح کی پیدائش۔ باب پنجم مسیح ہندوستان کے

باقی آئندہ

مرزا قادیانی کے خدائی معاملات اور دعویٰ الوہیت

"مرزا کو خدا نے کہا کہ اے شمس و قمر تو مجھ سے ہے اور میں تجھ سے" البشریٰ ص ۱۴۲ ج ۲ خزائن ص ۲۹۰ ج ۲۰، ص ۲۲۶ ج ۱۸ "تو مجھے بمنزلہ میری توحید اور یکتائی کے ہے" حوالہ بالا "خدا نکلنے کو ہے" البشریٰ ص ۱۰۹ ج ۲ "تو میرے بروز جیسا ہے" خزائن ص ۲۰۴ ج ۲۰ "اسمع یا ولدی اے میرے بیٹے سن" البشریٰ ص ۴۹ ج ۱ "آواہن خدا تیرے اندر اتر آیا" کتاب البریہ ص ۱۴ تذکرہ ص ۳۱۶ "خدا قادیان میں نازل ہوگا" البشریٰ ص ۵۶ ج ۱ "تو ہمارے پانی سے ہے اور وہ دوسرے لوگ خشکی سے" اربعین ص ۳۲ ج ۴ "آسمان و زمین تیرے ساتھ جیسے میرے ساتھ"

حقیقۃ الوحی ص ۱۰۲

وطنیت سے ایک سوال نامہ

از: حضرت مولانا محمد تقی عثمانی

سوال ۱: کسی غیر مسلم ملک مثلاً امریکہ یا یورپ کی شہریت اور نیشنلٹی اختیار کرنا کیسا ہے؟ اس لئے کہ جو مسلمان ان ممالک کی شہریت اختیار کرچکے ہیں یا حاصل کرنے کی کوشش کر رہے ہیں، ان میں سے بعض حضرات کا تو یہ کہنا ہے کہ انہیں ان کے مسلم ممالک میں بغیر کسی جرم کے سزائیں دی گئیں، انہیں ظلماً جیل میں قید کر دیا گیا یا انکی جائیدادوں کو ضبط کرلیا گیا وغیرہ جس کی بنا پر وہ اپنا مسلم ملک چھوڑ کر ایک غیر مسلم ملک کی شہریت اختیار کرنے پر مجبور ہوئے۔

اور دوسرے بعض مسلمانوں کا یہ کہنا ہے کہ جب ہمارے اپنے اسلامی ملک میں اسلامی قانون اور اسلامی حدود نافذ نہیں ہیں تو پھر اس میں اور ایک غیر مسلم ریاست میں کیا فرق ہے؟

اسلامی احکام کے عدم نفاذ میں تو دونوں برابر ہیں جبکہ جس غیر اسلامی ملک کی شہریت ہم نے اختیار کی ہے اس میں ہمارے شخصی حقوق یعنی جان ومال، عزت و آبرو اسلامی ملک کے مقابلے میں زیادہ محفوظ ہیں اور ان غیر مسلم ممالک میں ہمیں بلاجرم کے جیل کی قید وبند اور سزا کا کوئی ڈر اور خوف نہیں ہے جبکہ ایک اسلامی ملک میں قانون کی خلاف ورزی کئے بغیر بھی قید وبند کی سزا کا خوف سوار رہتا ہے۔

جواب: کسی غیر مسلم ملک میں مستقل رہائش اختیار کرنا اور اس کی قومیت اختیار کرنا اور اس ملک کے ایک باشندے اور ایک شہری ہونے کی حیثیت سے اس کو اپنا مستقل مسکن بنالینا ایک ایسا مسئلہ ہے جس کا حکم زمانہ اور حالات کے اختلاف اور رہائش اختیار کرنے والوں کی اغراض و مقاصد کے اختلاف سے مختلف ہوجاتا ہے مثلاً:

۱:۔ اگر ایک مسلمان کو اس کے وطن میں کسی جرم کے بغیر تکلیف پہنچائی جارہی ہو یا اس کو جیل میں ظلماً قید کرلیا جائے یا اس کی جائیداد ضبط کرلی جائے اور کسی غیر مسلم ملک میں رہائش اختیار کرنے کے علاوہ ان مظالم سے بچنے کی اس کے پاس کوئی صورت نہ ہو ایسی صورت میں اس شخص کے لئے کسی غیر مسلم ملک میں رہائش اختیار کرنا اور اس ملک کا ایک باشندہ بن کر وہاں رہنا بلاکراہت جائز ہے بشرطیکہ وہ اس بات کا اطمینان کرلے کہ وہ وہاں جاکر عملی زندگی میں دین کے احکام پر کاربند رہے گا اور وہاں رائج شدہ منکرات و فواحشات سے اپنے کو محفوظ رکھ سکے گا۔

۲:۔ اسی طرح اگر کوئی شخص معاشی مسئلے سے دوچار ہوجائے اور تلاش بسیار کے باوجود اسے اپنے اسلامی ملک میں معاشی وسائل حاصل نہ ہوں حتیٰ کہ وہ نان جویں کا بھی محتاج ہوجائے ان حالات میں اگر اس کو کسی غیر مسلم ملک میں کوئی جائز ملازمت مل جائے جسکی بنا پر وہ وہاں رہائش اختیار کرلے تو مذکورہ بالا دو شرائط (جن کا بیان نمبر ایک میں گزرا) اس کو وہاں رہائش اختیار کرنا جائز ہے اس لئے کہ حلال کمانا بھی دوسرے فرائض کے بعد ایک فرض ہے جس کے لئے شریعت نے کسی مکان اور جگہ کی قید نہیں لگائی بلکہ عام اجازت دی ہے کہ جہاں جا ہو رزق حلال تلاش کرو چنانچہ قرآن مجید کی آیت ہے:۔

هُوَ الَّذِيْ جَعَلَ لَكُمُ الْاَرْضَ ذَلُوْلًا فَامْشُوْا فِيْ مَنَاكِبِهَا وَكُلُوْا مِنْ رِّزْقِهٖ وَاِلَيْهِ النُّشُوْرُ

وہ ایسی ذات ہے جس نے تمہارے لئے زمین کو مسخر کر دیا اب تم اس کے راستوں میں چلو اور خدا کی روزی میں سے کھاؤ اور اسی کے پاس دوبارہ زندہ ہوکر جانا ہے۔

(سورہ ملک: ۱۵)

۳:۔ اسی طرح اگر کوئی شخص کسی غیر مسلم ملک اس نیت سے رہائش اختیار کرے کہ وہ وہاں کے غیر مسلموں کو اسلام کی دعوت دے گا اور انکو مسلمان بنائے گا یا جو مسلمان وہاں مقیم ہیں ان کو شریعت کے صحیح احکام بتائے گا اور ان کو دین اسلام پر جمے رہنے اور احکام شرعیہ پر عمل کرنے کی ترغیب دے گا اس نیت سے وہاں رہائش اختیار کرنا صرف یہ نہیں کہ جائز ہے بلکہ موجب اجر و ثواب ہے چنانچہ بہت سے صحابہ اور تابعین رضوان اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین نے اسی نیک ارادے اور نیک مقصد کے تحت غیر مسلم ممالک میں رہائش اختیار کی اور جو بعد میں ان کے فضائل و مناقب اور محاسن میں شمار ہونے لگی۔

۴:۔ اگر کسی شخص کو اپنے ملک اور شہر میں اس قدر معاشی وسائل حاصل ہیں جس کے ذریعہ وہ اپنے شہر کے لوگوں کے معیار کے مطابق زندگی گزار سکتا ہے لیکن صرف معیار زندگی بلند کرنے کی غرض سے اور خوشحالی اور عیش و عشرت کی زندگی گذارنے کی غرض سے کسی غیر مسلم ملک کی طرف ہجرت کرتا ہے تو ایسی ہجرت کراہت سے خالی نہیں اس لئے کہ اس صورت میں دینی یا دنیاوی ضرورت کے بغیر اپنے آپ کو وہاں پر رائج شدہ فواحشات و منکرات کے طوفان میں ڈالنے کے مترادف ہے اور بلا ضرورت اپنی دینی اور اخلاقی حرکت کو خطرہ میں ڈالنا کسی طرح بھی درست نہیں اس لئے کہ تجربہ اس پر شاہد ہے کہ جو لوگ صرف عیش و عشرت اور خوشحالی کی زندگی بسر کرنے کے لئے وہاں رہائش اختیار کرتے ہیں ان میں دینی حمیت کمزور ہوجاتی ہے چنانچہ ایسے لوگ کافرانہ حرکات کے سامنے تیز رفتاری سے پگھل جاتے ہیں۔

اسی وجہ سے حدیث شریف میں شدید ضرورت اور تقاضے کے بغیر مشرکین کے ساتھ رہائش کرنے کی ممانعت آئی ہے۔

چنانچہ ابوداؤد میں حضرت سمرۃ بن جندب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے فرماتے ہیں کہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:۔

من جامع المشرک وسکن معه، فانه مثله۔

جو شخص مشرک کے ساتھ موافقت کرے اور اس کے ساتھ رہائش اختیار کرے وہ اسی کے مثل ہے۔

(ابوداؤد، کتاب الضحایا)

حضرت جریر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:-

اَنَا بَرِیْءٌ مِنْ کُلِّ مُسْلِمٍ یُقِیْمُ بَیْنَ اَظْهُرِ الْمُشْرِکِیْنَ قَالُوْا یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ لِمَ؟ قَالَ: لَا تَرَاءَی نَارَاهُمَا.

میں ہر اس مسلمان سے بری ہوں، جو مشرکین کے درمیان رہائش اختیار کرے۔ صحابہ رضی اللہ عنہم نے سوال کیا: یا رسول اللہ! اس کی وجہ کیا ہے؟ آپ نے فرمایا: اسلام کی آگ اور کفر کی آگ دونوں ایک ساتھ نہیں رہ سکتیں تم یہ امتیاز نہیں کر سکو گے کہ یہ مسلمان کی آگ ہے یا مشرکین کی آگ ہے۔

امام خطابی رحمۃ اللہ علیہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے اس قول کی شرح کرتے ہوئے تحریر فرماتے ہیں کہ:-

مختلف اہل علم نے اس قول کی شرح مختلف طریقوں سے کی ہے چنانچہ بعض اہل علم کے نزدیک اس کے معنی یہ ہیں کہ مسلمان اور مشرک حکم کے اعتبار سے برابر نہیں ہو سکتے دونوں کے مختلف احکام ہیں اور دوسرے اہل علم فرماتے ہیں کہ اس حدیث کا مطلب یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ نے دارالاسلام اور دارالکفر دونوں کو علیحدہ علیحدہ کر دیا ہے لہٰذا کسی مسلمان کے لئے کافروں کے ملک میں ان کے ساتھ رہائش اختیار کرنا جائز نہیں اس لئے کہ جب مشرکین اپنی آگ روشن کریں گے اور یہ مسلمان ان کے ساتھ سکونت اختیار کئے ہوئے ہوگا تو دیکھنے والے یہی خیال کریں گے کہ یہ بھی انہیں میں سے ہے اور علامہ کی اس تشریح سے یہ بھی ظاہر ہو رہا ہے کہ اگر کوئی مسلمان تجارت کی غرض سے بھی دارالکفر جائے تو اس کے لئے وہاں پر ضرورت سے زیادہ قیام کرنا مکروہ ہے۔

(معالم السنن للخطابی ص ۴۳۷ ج ۳)

اور مراسیل ابوداؤد میں مکحول سے روایت ہے کہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:-

"اپنی اولاد کو مشرکین کے درمیان مت چھوڑو"

(تہذیب السنن لابن قیم ص ۴۳۷ ج ۳)

اسی وجہ سے فقہاء فرماتے ہیں کہ صرف ملازمت کی غرض سے کسی مسلمان کا دارالحرب میں رہائش اختیار کرنا اور ان کی تعداد میں اضافہ کا سبب بننا ایسا فعل ہے جس سے اس کی عدالت مجروح ہو جاتی ہے۔

(دیکھئے تکملہ رد المحتار ج ۱ ص ۱۰۱)

۵:- پانچویں صورت یہ ہے کہ کوئی شخص سوشلسٹ یا مغرب زدہ بننے کے لئے اور دوسرے مسلمانوں پر اپنی برتری کے اظہار کے لئے غیر مسلم ممالک میں رہائش اختیار کرتا ہے یا دارالکفر کی شہریت اور قومیت کو دارالاسلام کی قومیت پر فوقیت دیتے ہوئے اور اس کو افضل اور برتر سمجھتے ہوئے ان کی قومیت اختیار کرتا ہے یا اپنی پوری عملی زندگی میں بود و باش میں ان کا طرز اختیار کرکے ظاہری زندگی میں ان کی مشابہت اختیار کرنے کے لئے اور ان جیسا بننے کے لئے وہاں رہائش اختیار کرتا ہے ان تمام مقاصد کے لئے وہاں رہائش اختیار کرنا مطلقاً حرام ہے جس کی حرمت محتاج دلیل نہیں۔

سوال نمبر ۱:- جو مسلمان امریکہ اور یورپ وغیرہ جیسے غیر اسلامی ممالک میں رہائش پذیر ہیں ان کی اولاد کا اس ماحول میں پرورش پانے میں اگرچہ کچھ فوائد بھی ہیں لیکن اس کے مقابلے میں بہت سی خرابیاں اور خطرات بھی ہیں خاص کر وہاں کے غیر مسلم یہود و نصاریٰ کی اولاد کے ساتھ میل جول کے نتیجے میں ان کی عادات و اخلاق اختیار کرنے کا قوی احتمال موجود ہے اور یہ احتمال اس وقت اور قوی ہو جاتا ہے جب ان بچوں کے والدین ان کی اخلاقی نگرانی سے اغماض اور لاپرواہی برتیں یا ان بچوں کے والدین میں سے کسی ایک کا یا دونوں کا انتقال ہو چکا ہو۔

اب سوال یہ ہے کہ مذکورہ بالا خرابی کی وجہ سے ان غیر مسلم ممالک کی طرف ہجرت اور ان کی قومیت اختیار کرنے کے مسئلہ پر کچھ فرق واقع ہوگا؟ جبکہ دوسری طرف وہاں پر رہائش پذیر مسلمانوں کا یہ بھی کہنا ہے کہ ہماری اولاد کو ان مسلم ممالک میں رہائش باقی رکھنے میں وہاں پر موجود کمیونسٹ اور لادینی جماعتوں کے ساتھ میل جول سے ان کے کافر ہو جانے کا خطرہ بھی لاحق ہے خاص کر اگر ان لادینی جماعتوں اور ان کے ملحدانہ افکار و خیالات کی سرپرستی خود اسلامی حکومت کر رہی ہو۔ اور ان خیالات و افکار کو نصاب تعلیم میں داخل کرکے عوام کے ذہنوں کو خراب کر رہی ہو اور جو شخص ان خیالات کو قبول کرنے سے انکار کرے اس کو قید و بند کی سزا دے رہی ہو ایسی صورت میں ایک اسلامی ملک میں رہائش اختیار کرنے سے ہماری اولاد کے عقائد کے خراب ہونے اور دین اسلام سے گمراہ ہونے کا احتمال اور قوی ہو جاتا ہے ان حالات کی وجہ سے مذکورہ بالا مسئلہ میں کوئی فرق آئے گا؟

جواب:- ایک غیر مسلم ملک میں مسلمان اولاد کی اصلاح و تربیت کا مسئلہ بہر حال ایک سنگین اور نازک مسئلہ ہے جن صورتوں میں وہاں رہائش اختیار کرنا مکروہ یا حرام ہے (جس کی تفصیل ہم نے سوال نمبر ایک کے جواب میں تفصیل سے بیان کی) ان صورتوں میں تو وہاں رہائش اختیار کرنے سے بالکل پرہیز کرنا چاہیئے۔

البتہ جن صورتوں میں وہاں رہائش اختیار کرنا بلاکراہت جائز ہے ان میں چونکہ وہاں رہائش اختیار کرنے پر ایک واقعی ضرورت داعی ہے اس لئے اس صورت میں اس شخص کو چاہیئے کہ اپنی اولاد کی تربیت کی طرف خصوصی توجہ دے اور جو مسلمان وہاں پر مقیم ہیں ان کو چاہیئے کہ وہ وہاں ایسی تربیتی فضا اور ایک پاکیزہ ماحول قائم کریں جس میں آنے والی نئی نسل اپنے اور اپنی اولاد کے عقائد اور اعمال و اخلاق کی بہتر طریقے پر نگہداشت اور حفاظت کر سکیں۔

بشکریہ البلاغ کراچی

بقیہ: کشمیر اور قادیانی

ایجنٹوں کے علاوہ ہندوستان کے چھوڑے ہوئے بہت سے جاسوس بھی ففتھ کالم کا لبادہ اوڑھ کر حرکت میں آگئے۔ انہوں نے طرح طرح کے نفسیاتی حربوں سے کام لے کر مجاہدین کی صفوں میں اس قسم کی افواہیں پھیلا دیں کہ ہندوستان کی منظم فوج کیل کانٹے سے لیس ہو کر میدان جنگ میں اتر آئی ہے۔ ہندوستان کے بمبار اور لڑاکا طیارے بھی پونچھ کو اپنا نشانہ بنانے کے لئے پر تول رہے ہیں اور ان کی پسپائی کے راستے بھی رفتہ رفتہ بھارتی فوج کے قبضے میں آتے جا رہے ہیں۔ قبائلی لشکر دست بدست گوریلا جنگ لڑنے کے غازی تو ضرور تھے لیکن ففتھ کالم کے ساتھ اس طرح کی نفسیاتی جنگ میں مقابلہ کرنا ان کے بس کا روگ نہ تھا اس لئے بے بسی اور کسمپرسی کے عالم میں وہ بدنظمی اور انتشار کا شکار ہو کر پسپا ہونے پر مجبور ہو گئے۔

باقی آئندہ

کشمیر اور قادیانیوں کی ریشہ دوانیاں

تحریر: فیاض حسین سجاد

قادیانیوں کا کردار اور خفیہ سازشوں اور اسلام دشمنی کی فہرست بہت طویل ہے۔ ... کے پرخچے اڑا کر رکھ دیے ہیں جیسا کہ مختلف اکابرین مصنفین کی تحریروں سے آشکار ہوتے ہیں وہ لوگ جو ختم نبوت کا ایمان جانتے ہیں اور کسی دنیاوی منافقت کا شکار نہیں ہوتے وہ برملا قادیانی سازشوں کو بے نقاب کرتے رہتے ہیں۔ قدرت اللہ شہاب ایک ایسے ہی مرد درویش ہیں جنہوں نے ہمیشہ اس مسئلے کو اسلامی درد مندی کے ساتھ محسوس کیا اور اس کا اظہار بے دریغ کیا۔ خاص طور پر قادیانیوں نے کشمیر کو ہتھیانے کے لئے جو جو شاطرانہ چالیں چلی ہیں وہ تاریخ کا سیاہ باب ہیں۔ اللہ بزرگ و برتر کا شکر ہے کہ ان کی تدبیر نے ہمیشہ ان سازشوں کو سمجھ لیا اور ان کا توڑ نکال کر انہیں ناکام بنا دیا۔ قدرت اللہ شہاب نے اپنی خود نوشت "شہاب نامہ" میں بالصراحت قادیانی سازشوں کا ذکر کیا ہے۔ جنہیں پڑھ کر قادیانیوں کی سازشوں کے بارے میں کوئی غلط فہمی نہیں رہتی۔

قدرت اللہ شہاب نے اس موضوع پر جو لکھا اس کی تائید و تصدیق اجمالاً و تفصیلاً کہیں دوسرے ذرائع سے بھی ہوتی ہے خاص طور پر کشمیر کے حوالے سے شیخ عبداللہ کی کتاب "آتش چنار" چودھری غلام عباس کی "پری کہانی" اور صدر آزاد جموں و کشمیر سردار عبدالقیوم کی تازہ کتاب "مقدمہ کشمیر" میں بھی اس کا ذکر موجود ہے۔ اس کے علاوہ پاکستان میں قادیانیوں کی سازشوں اور سازش در سازش کے سلسلے میں شہاب نامہ کے ساتھ حال ہی میں شائع شدہ م۔ ب خالد کی کتاب "ایوان صدر میں سولہ سال" سے بھی استفادہ کیا جا سکتا ہے۔ یہ سب گراں قدر سرمایہ ہے جو قادیانیوں کو سمجھنے اور ان کے زہر کا توڑ کرنے کے لئے پڑھنا ضروری ہے۔ قارئین کی آگاہی کے لئے شہاب نامہ کے ان حصوں کو من و عن پیش کیا جا رہا ہے جو قادیانیت سے متعلق ہیں۔

شہاب نامہ کے صفحہ نمبر ۱۶۱ تا ۱۷۲ میں جناب قدرت اللہ شہاب تحریر کرتے ہیں۔

یہ وہ زمانہ تھا جب اس برصغیر میں مسلمانوں پر تعلیم و ترقی کے سبھی دروازے بند کر دیئے گئے تھے۔ لارڈ میکالے کا فتویٰ تھا کہ یہاں پر جو نظام تعلیم رائج کیا جائے وہ ایسے انسان پیدا کرے جو رنگت میں تو بے شک ہندوستانی ہوں لیکن چال ڈھال، فہم و فراست، ذوق و مذاق، اخلاق و اطوار اور ذہنی اعتبار سے انگریز ہوں۔ اس پالیسی کے تحت جب فارسی کی جگہ انگریزی کو سرکاری زبان بنا دیا گیا تو برصغیر کے ہزاروں مسلمان علماء و فضلاء بیک جنبش قلم ناخواندہ قرار دے دیئے گئے۔ اس فیصلے کا ہندوؤں نے بڑی گرمجوشی سے خیر مقدم کیا۔ اس لئے نہیں کہ انہیں انگریزی سے کوئی خاص محبت تھی بلکہ صرف اس لئے کہ انہیں فارسی سے چڑ تھی کیونکہ اس زبان کا رابطہ مسلمانوں سے تھا۔

اس صورت حال کا نتیجہ یہ تھا کہ ۱۸۰۰ء میں سارے برصغیر میں انگریزی ہائی اسکولوں میں ۲۹۶۸۹ ہندو اور صرف ۳۶۳ مسلمان طلبہ پڑھتے تھے۔ اسی طرح اس سال پورے ہندوستان میں ۱۵۵۱ ہندو اور فقط ۵۷ مسلمان گریجویٹ تھے۔ قدرتی طور پر ملک کے انتظامی اور معاشی نظام میں بھی ہندوؤں کا تناسب اسی لحاظ سے تھا۔

مندرجہ بالا تحریر سے قارئین کرام اندازہ لگائیں کہ اس وقت برصغیر کی آبادی چالیس کروڑ تھی جب کہ گریجویٹ مسلمان صرف ۵۷ تھے گریجویٹ مسلمان کسی نہ کسی سرکاری اعلیٰ عہدے پر فائز ہوتے تھے لیکن ان ۵۷ میں سے تین اعلیٰ تعلیم یافتہ افراد حکیم نور الدین بھیروی، خواجہ کمال الدین بی اے اور بشیر احمد مرزا قادیانی کے مشیر تھے۔ دراصل یہ تینوں برطانیہ کے ملازم تھے جن کو بڑی بڑی تنخواہیں دی جاتی تھیں۔ برٹش انڈیا آفس میوزیم لائبریری کے ریکارڈ سے معلوم ہوا کہ یہ تینوں جنہیں یہودیوں کے ایجنٹ تھے۔

شہاب نامہ کے صفحہ نمبر ۲۰۰ سے ۲۰۳ تک کے اقتباسات مندرجہ ذیل ہیں:۔

سری نگر میں پولیس نے گولی چلا دی جس میں ۲۰ افراد ہلاک اور بے شمار زخمی ہوئے۔ شیخ عبداللہ اور چودھری غلام عباس گرفتار کر لئے گئے۔ تین روز بعد پھر سری نگر میں فائرنگ ہوئی جس میں دوبارہ مسلمانوں کا خون بہا۔ آزادی کے نام پر کشمیر کی سرزمین پر خون کی یہ قربانی آج تک بدستور جاری ہے۔ ۱۳ جولائی کو ہر سال شہدائے کشمیر کی یاد بھی پابندی سے منائی جاتی ہے۔

سری نگر میں ۱۳ جولائی کی وحشیانہ فائرنگ سے سارے برصغیر کے مسلمانوں میں بھی رنج و اضطراب کی لہر دوڑ گئی۔ سب سے پہلے لاہور میں خان بہادر رحیم بخش سیشن جج کی شان دار والی کوٹھی پر مشورہ کرنے کے لئے چند مسلمانوں کا ایک اجتماع ہوا جموں کی "ینگ مینز مسلم ایسوسی ایشن" کی نمائندگی کرنے کے لئے راقم الحروف بھی اس میں شامل تھے۔ اس میں طے پایا کہ ہندوستان بھر کے سربرآوردہ مسلمان اکابرین کو اکٹھا کر کے اس بارے میں کوئی متفقہ فیصلہ کیا جائے چنانچہ ۲۵ جولائی ۱۹۳۱ء کو شملہ میں فیئر ویو نام کی ایک دو منزلہ کوٹھی میں ایک میٹنگ کے نتیجے میں آل انڈیا کشمیر کمیٹی قائم کی گئی۔ اس میٹنگ میں جو حضرات شامل ہوئے ان میں علامہ اقبال، نواب سر ذوالفقار علی، خواجہ حسن نظامی، نواب کنج پورہ، نواب باغپت، سید محسن شاہ، خان بہادر شیخ رحیم بخش، عبدالرحیم درد، سید حبیب، اسماعیل غزنوی، صاحب زادہ عبداللطیف اور راقم کے نام سرفہرست تھے۔ چند دیگر حضرات کے علاوہ وادی کشمیر کے ایک نمائندے غالباً میرک شاہ بھی اس میٹنگ میں شریک ہوئے تھے۔

بدقسمتی سے صدارت مرزا بشیر الدین محمود نے کر ڈالی اور آل انڈیا کشمیر کمیٹی کے صدر بھی وہی بن بیٹھے۔ یہ قادیانیوں کی ایک سوچی سمجھی چال ثابت ہوئی۔ اس کمیٹی کے قائم ہوتے ہی مرزا

بشیر الدین محمود نے ہر خاص و عام کو یہ تاثر دینا شروع کر دیا کہ ان کی صدارت میں اس کمیٹی کو قائم کر کے ہندوستان بھر کے سیکڑوں مسلمان اکابرین نے ان کے والد مرزا غلام احمد قادیانی کے مسلک پر مہر تصدیق ثبت کر دی ہے۔ اس شر انگیز پروپیگنڈے کے جلو میں قادیانیوں نے انتہائی عجلت کے ساتھ اپنے مبلغین کو جموں و کشمیر کے طول و عرض میں پھیلانا شروع کر دیا تاکہ وہ ریاست کے سادہ لوح عوام کو ورغلا کر اپنے خود ساختہ "نبی" کا حلقہ بگوش بنانا شروع کر دیں۔ یہ مہم کافی کامیاب رہی۔ کئی دوسرے مقامات کے علاوہ خاص طور پر شوپیاں میں مسلمانوں کی ایک خاصی تعداد "قادیانی" بن گئی۔ پونچھ کے شہر میں بھی مسلمانوں کی اکثریت نے "قادیانی" مذہب اختیار کر لیا۔ یہ خبر سنتے ہی رئیس الاحرار مولانا عطاء اللہ شاہ بخاری پونچھ شہر پہنچے اور اپنی خطیبانہ آتش بیانی سے قادیانیت کے ڈھول کا ایسا پول کھولا کہ شہر کی جو آبادی مرزائی بن چکی تھی وہ تقریباً ساری کی ساری تائب ہو کر از سر نو مشرف بہ اسلام ہو گئی۔

آل انڈیا کشمیر کمیٹی کی صدارت کی آڑ میں مرزا بشیر الدین محمود کی یہ چالبازیاں اور حرکات دیکھ کر علامہ اقبال نے شملہ والی کشمیر کمیٹی سے اپنی علیحدگی کا اعلان کر دیا۔ اس کے بعد انہوں نے کشمیر کے متعلق اس تحریک کی اعانت اور سرپرستی فرمانا شروع کر دی جو مجلس احرار نے بطور خود نہایت جوش و خروش سے شروع کر رکھی تھی۔

علامہ اقبال کی سرپرستی میں تحریک کشمیر کی رہنمائی مرزا بشیر الدین محمود کی کشمیر کمیٹی سے نکل کر مجلس احرار میں آگئی تو قادیانیوں نے متوازی خطوط پر اپنی کمیٹی چلانے کے لئے بہت ہاتھ پاؤں مارے لیکن احراریوں کے مقابلے میں ان کی دال نہ گل سکی۔ کسی وجہ سے جس کا مجھے علم نہیں قادیانی عرصہ دراز سے کشمیر پر اپنا تسلط جمانے کا خواب دیکھتے چلے آئے ہیں۔ ریاست میں مسلمانوں کی بڑھتی ہوئی کشمکش میں انہیں غالباً اپنے اس خواب پریشان کی تعبیر نظر آنے لگی۔ لیکن مجلس احرار نے ان کی امنگیں اور آرزوئیں خاک میں ملا دی تھیں۔

اکتوبر ۱۹۳۱ء میں پہلے تو احرار کے چند سرکردہ قائدین نے خود سرینگر جا کر مہاراجہ ہری سنگھ اور اس کے وزیر اعظم سر ہری کرشن کول سے مل کر افہام و تفہیم کے ذریعہ معاملات سلجھانے کی کوشش کی لیکن وہ تو لاتوں کے بھوت تھے باتوں سے کیسے مان جاتے؟ مایوس ہو کر احراری لیڈر واپس آئے تو سارا پنجاب "کشمیر چلو کشمیر چلو" کے نعروں سے گونج اٹھا اور آزادی کشمیر کے متوالے رضاکاروں نے سر پہ کفن باندھ کر ریاست کی سرحد میں عبور کرنے کا بیڑا اٹھایا۔ پہلی یورش سیالکوٹ کی جانب سے شروع ہوئی۔ اس جیالے شہر کے مسلمانوں نے گھر گھر کو جذبہ جہاد کی حرارت سے پگھلا کر رکھ دیا۔ ماؤں نے بیٹوں کو، بہنوں نے بھائیوں کو اور بیویوں نے خاوندوں کو خوشی خوشی دعائیں دے کر ریاست میں داخل ہونے دیا۔

قادیانی جماعت کی کشمیر میں دلچسپی کا اندازہ مندرجہ بالا اقتباس سے لگایا جاسکتا ہے۔ کبھی یہ دعویٰ کرتے ہیں کہ حضرت عیسیٰؑ کی قبر کشمیر میں ہے۔ کبھی حضرت مریمؑ کی قبر کشمیر میں دریافت کرتے ہیں اور کبھی حضرت عیسیٰ کے کفن کے ٹکڑے ان کو کشمیر میں ملتے ہیں۔ دراصل قادیانیوں کا قبرستان کشمیر ہے۔

صفحہ نمبر ۵۰۳ تا ۵۱۱ میں قدرت اللہ شہاب تحریر کرتے ہیں

سرینگر کے ہوائی اڈے پر بھارتی افواج، اسلحہ اور انڈین ایئرفورس کے جہازوں سے برابر اترتے ہی آزادی کشمیر کی جنگ کا پانسہ اچانک پلٹ گیا۔ مجاہدین کے لشکر کا زیادہ حصہ دو روز سے خواہ مخواہ بارہ مولا میں اٹکا ہوا تھا۔ اگر اس لشکر کا تھوڑا سا حصہ بھی یلغار کر کے سرینگر ایئرپورٹ پر قابض ہو جاتا تو بھارتی فوج وادی کشمیر پر تسلط جمانے میں کسی طرح بھی کامیاب نہ ہو سکتی تھی۔ اس کے برعکس مجاہدین کی ہمت ٹوٹ گئی۔ ان میں ایک طرح کی بھگدڑ مچ گئی اور وہ انتہائی غیر منظم طور پر اپنے اپنے علاقوں کی طرف واپس لوٹنا شروع ہو گئے۔ یہ صورت حال کیوں اور کیسے پیدا ہوئی؟ اس کا کوئی حتمی جواب مجھے نہیں مل سکا۔ اس بارے میں طرح طرح کے مفروضے، امکانات اور قیاس آرائیاں سننے میں آتی ہیں۔

ایک نظریہ تو یہ مشہور ہے کہ لشکر کے کمانڈر میجر خورشید انور نے مجاہدین کو بارہ مولا میں اس وجہ سے روکے رکھا کہ سرینگر پہنچنے سے پہلے وہ کشمیر کے سیاسی مستقبل میں اپنی ذاتی پوزیشن کو صاف طور پر متعین اور مستحکم کرنے میں ہمہ تن مصروف ہو گئے تھے۔ اس وجہ سے سری نگر کی جانب مجاہدین کی پیش قدمی معرض التوا میں پڑی رہی۔

دوسرا گمان یہ ہے کہ شیخ عبداللہ کی نیشنل پارٹی کے

باقی ص ۲۴ پر

حسن خاتمہ کے اسباب

۱:- اپنے اعتقاد کو خدا اور رسولؐ کے حکم کے موافق رکھو۔ بدعتوں سے بچتے رہو۔
۲:- تنہائی میں یا راتوں کو نمازیں پڑھو، روؤ اور دعا کرو کہ خاتمہ اچھا ہو۔
۳:- نیک لوگوں سے محبت رکھو۔
۴:- لا الہ الا اللہ اور استغفر اللہ کثرت سے پڑھو۔
۵:- عصر سے پہلے چار رکعت سنت عصر پڑھو۔
۶:- معاصی سے اعضاء کو پاک رکھو۔
۷:- دل میں گناہ کے بارے میں سوچنے سے بھی بچتے رہو۔
۸:- گنہگاروں کی صحبت میں مت رہو۔
۹:- ہر وقت موت کی تیاری میں لگے رہو آج کل پر مت
۱۰:- کثرت سے خدا کو یاد کرو تاکہ موت کے وقت ذکر ہی یاد آئے۔
۱۱:- دنیا کماؤ مگر دنیا میں منہمک مت ہو جاؤ۔
۱۲:- خدا کے دوستوں کے پاس جب کبھی یا ہفتہ میں ایک بار ہی سہی ضرور جایا کرو۔
۱۳:- طہارت کی حالت میں سویا کرو۔
۱۴:- ہمیشہ ایمان پر شکر ادا کرتے رہو۔

خبریں اخبارِ ختم نبوت

یہ مرزائیت نوازی آخر کب تک رہے گی

مانسہرہ (نمائندہ خصوصی) صدر مملکت اور وزیر اعظم پاکستان یہ جواب دیں کہ آخر اس مملکت خداداد پاکستان میں جو خالص اسلامی نظریہ کے تحت معرض وجود میں آیا ہے مرزائیت نوازی کا سلسلہ کب تک جاری رہے گا؟ اس میں کوئی شک نہیں کہ اسلام اقلیتوں کے حقوق کی جتنی ضمانت دیتا ہے دُنیا میں کوئی اور مذہب اتنا محافظ نہیں۔ لیکن غیر مسلم اقلیتوں کا بھی فرض ہے کہ وہ ملک کے آئین کے تابع ہو کر رہیں، اور اقلیتوں کو ملازمتیں بھی ان کی آبادی کے تناسب سے دی جائیں۔ چھ سات مہینے قبل وزیر اعظم پاکستان بے نظیر بھٹو نے آزاد کشمیر سپریم کورٹ کیلئے ایک قادیانی جسٹس بشارت احمد کا تقرر کیا ہے جو خیر سے مشہور قادیانی آنجہانی مستری یعقوب علی آف جموں و کشمیر کا پوتا ہے۔ بشارت احمد کا باپ مستری عبدالغنی بھی آزاد کشمیر کے اعلیٰ عہدوں پر فائز رہا ہے۔ اور ۲۳ء یا ۱۹۷۴ء میں فوت ہوا جس کو آزاد کشمیر کے دارالحکومت مظفر آباد جلال آباد میں دفن کیا گیا۔ آنجہانی مستری یعقوب علی کا ذکر آنجہانی مرزا قادیانی نے اپنی کتابوں میں کیا ہے ۱۹۴۷ء کے بعد وہ آزاد کشمیر آگیا اور وہاں قادیانیت کی تبلیغ میں سرگرمی سے مصروف رہا مولانا سید مظفر حسین شاہ ندوی (مولانا ابوالحسن علی ندوی صاحب کے شاگرد رشید) فرماتے ہیں کہ مجھے بھی بہت دفعہ دعوت دی لیکن الحمدللہ ہر دفعہ لاجواب ہوتا رہا۔ جب مستری یعقوب علی مرا تو اسمبلی ہال کے قریب جلال آباد میں دفن ہوا۔ یہ قبرستان مسلمانوں کا ہے لیکن چونکہ اس وقت قادیانیوں کا اتنا اچھوت نہ سمجھا جاتا تھا اور نہ ہی غیر مسلم قرار دیئے گئے تھے بشارت احمد کو اب سپریم کورٹ آزاد کشمیر کا جسٹس بنا دیا گیا ہے جبکہ قادیانی پاکستانی آئین کو سرے سے مانتے ہی نہیں حفاظت کیسے کریں گے۔ جہاں تک یا تعجب تو صدر آزاد کشمیر سے ہے کہ اس بات کو ان کے نوٹس میں بھی لایا گیا ہے اور ۱۹۷۳ء میں ہی آزاد کشمیر قانون ساز اسمبلی نے سب سے پہلے مرزائیوں کو غیر مسلم اقلیت قرار دیا تھا جبکہ یہ نام بھی صدر آزاد کشمیر نے دیئے ہوں گے۔ پتہ نہیں ہمارے حکمرانوں کی وہ کون سی مجبوریاں ہیں، یا مصلحتیں ایسی ہو جان بوجھ کر ایسے فیصلے مسلط کر دیتے ہیں نہ جانے یہ سلسلہ کب تک جاری رہے گا؟ وہ تحفظ ختم نبوت کیلئے متحد و متفق ہو جائیں۔ انہوں نے تمام

شعراء، اور جوں اور مسلمانوں کا شکریہ ادا کیا جنہوں نے اس قادیانی پروگرام کا بائیکاٹ کر کے غیرتِ ایمانی کا ثبوت دیا۔ تازہ ترین اطلاع کے مطابق فرانکفرٹ کے مسلمانوں نے ۱۹ مئی کو جوابی مشاعرے کا اہتمام کیا ہے۔ قادیانی پروگرام سے بائیکاٹ کے سلسلے میں عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت مغربی جرمنی کے رہنماؤں اور دونوں مساجد کے ذمہ داروں نے جو شاندار کردار ادا کیا اس کو فرانکفرٹ کے مسلمانوں نے سراہا ہے اور انہوں نے خراج عقیدت پیش کیا ہے۔

اسٹیٹ لائف میں اربابِ اختیار (قادیانیوں) کی رنگ رلیاں

آپ کی خدمت میں اسٹیٹ لائف انشورنس کارپوریشن کے اربابِ اختیار کی رنگ رلیوں کی ایک جھلک ارسال کر رہا ہوں۔

گزشتہ دنوں مجھے اس ادارے کی تین روزہ سالانہ کانفرنس میں ایک مندوب کی حیثیت سے شرکت کا موقع ملا۔ اس کانفرنس کے دوران قومی سرمائے کو نہ صرف صبح، دوپہر، شام کی ضیافتوں کے ذریعے برباد کیا بلکہ کانفرنس کے آخری روز اس ادارے کے سربراہ اور ایک قادیانی ڈائریکٹر کی ملی بھگت سے " CONTEST " "PRIDE OF PERFORMANCE" کی آڑ میں کچھ ایسے لوگوں کو بھی نقد انعامات سے نوازا گیا جس کے وہ سرے سے مستحق ہی نہ تھے۔

یہ وہ اصحاب ہیں جنہوں نے ۱۹۸۸ء کے دوران اس لحاظ سے مایوس کن مظاہرہ کیا کہ اسٹیٹ لائف کے ضابطے کے مطابق صرف وہ لوگ انعامات کے حق دار ہوتے ہیں، جن کی "PERSISTENCY" کل ان کے ذاتی کاروبار بیمہ کے یا ان کے ZONE کے ۸۳ فیصد سے کم نہ ہو۔

انتظامیہ نے اس مروجہ قانون کی پرواہ نہ کرتے ہوئے ان حضرات کو لاکھوں روپے کے انعامات بلاوجہ دیئے۔ (تقریباً ۱۲ ہزار لٹیے پائی گئی) قانون کے مطابق ان کو ایک پائی بھی ادا نہیں کی جا سکتی تھی۔

سب سے زیادہ قابل اعتراض بات اس سلسلے میں یہ ہے کہ چیئرمین صاحب کے گھر پر شراب و کباب اور رقص و سرود کی جو محفل رچائی گئی اس کا کیا جواز تھا۔ اس موقع پر نہ صرف بدنام قسم کی طوائفوں نے ایکٹر رقص کئے۔ بیہودہ گانے گائے بلکہ ایک نوجوان نے خواتین اور نوجوان لڑکیوں کی موجودگی میں وہ انتہائی لچر لطیفے سنائے کہ الامان والحفیظ۔

کئی شریف لوگ اپنی بیویوں اور بچوں کو لے کر وہاں سے چلے گئے۔ اسی پر بس نہیں اسٹیٹ لائف کے معزز فیلڈ کے لیڈران کرام اور عیاش مزاج سربراہان جو تمام پاکستان سے اکٹھے ہوئے تھے۔ شراب کے جام پر جام لنڈھاتے رہے۔ چیئرمین صاحب اکثر اٹھ کر قدموں سے گانے والیوں کو اٹھا اٹھ کر داد دیتے رہے۔ اور کچھ اصحاب ۵۰۰ روپے کے نوٹ ان طوائفوں پر نچھاور کرتے رہے۔

یہ محفل قابل افسوس تھی اگر یہ چیئرمین کی ذاتی جیب سے بھی سجائی جاتی، لیکن یہ قابل گردن زدنی ہے کیونکہ بیمہ داروں کے زر ضمانت سے یہ گلچھرے اڑائے گئے اور وہاں

(۱) پاکستان اسٹیٹ لائف کے تمام ZONAL سربراہان موجود تھے

(۲) سابقہ اور موجودہ ڈائریکٹر صاحبان شریک محفل تھے

(۳) ایک صاحب سے تعارف ہوا آپ P.T.V کے نیوز ایڈیٹر تھے

(۴) اسٹیٹ لائف لاہور سے منسلک ایک جانے پہچانے صحافی بھی موجود تھے اگرچہ وہ ہمارے ساتھ لاحول ولا کے ورد میں مسلسل مشغول رہے۔

یہ تمام سلسلہ رات گئے تک جاری رہا۔

(ایک عینی شاہد) (بشکریہ ہفت روزہ تکبیر ۱۵۔۳۔۹۰)

فرانکفرٹ مغربی جرمنی کے مسلمانوں کی طرف سے قادیانی پروگرام کا بائیکاٹ

کرنے کے سلسلے میں شائع کئے گئے اشتہار کا متن

گزشتہ دنوں چند غداران ملت نے "تعلیق پاکستان" سے تعمیر پاکستان" کے نام سے سیمینار اور مشاعرہ ۱۲۵ مئی کا ایک اشتہار برادران اسلام میں تقسیم کیا۔ اس اشتہار میں انتظامیہ کمیٹی کے جن افراد کے نام شائع کئے گئے ہیں۔ انہیں اکثریت کا تعلق "قادیانی" جماعت سے ہے۔ اور ...

تو یہ ہے کہ ہمارے چند سادہ لوح مسلمان اہل وطن بھی ان لوگوں کی عیارانہ مکاری کا شکار ہو کر اس پروگرام کی کامیابی کے لیے تعاون کر رہے ہیں۔ ان حضرات نے ان لوگوں دین، ننگ ملت اور ننگ وطن لوگوں کے پروگرام میں عملی معاونت سے قبل ان کی حب الوطنی کی تصدیق کرنے کی زحمت گوارا کی۔

بڑی دھوکہ دیا جا رہا ہے یہ مسلمان بھائی جانتے ہیں کہ اس تمام تر پروگرام کا منتظم اس اسلام دشمن فرقہ کی سازش ہے۔ اس کے چند مشہور قادیانی بطور مقرر اس میں شرکت کر رہے ہیں۔ گویا کہ ”نیا جال لائے پرانے شکاری“۔

برادرانِ اسلام غور فرمایئے! جن لوگوں نے تخلیق پاکستان کی مخالفت کی۔ اس کی تعمیر و ترقی میں روڑے اٹکائے بلکہ روز اوّل سے ہی ملک پاکستان کو توڑنے کی سازشوں میں مصروف ہیں اور جو اپنے وطن سے نمک حرامی کرتے ہوئے مختلف غیر ملکی آقاؤں کی گود میں پناہ لیے ہوئے سازشوں میں مصروف ہیں۔ کیا یہ پاکستانی کہلوانے کے مستحق ہیں؟ کیا یہ پاکستان کی تحریک پر تقریر کرنے کے حقدار ہیں؟ ہرگز ہرگز نہیں۔

ختم نبوت ایکشن کمیٹی تمام برادرانِ اسلام سے درخواست کرتی ہے کہ اس مشاعرہ اور سیمینار کا بائیکاٹ کریں۔ اور فتنہ قادیان کے کسی بھی پروگرام میں شرکت اور تعاون نہ کریں ورنہ ہم مسلمان اپنے جذبہ جہاد کی روشنی میں اس پروگرام کی منسوخی کیلئے ہر قانونی اور اخلاقی اقدامات عمل میں لائیں گے۔

وہ جوت ہے مسلمان کیلئے برگ حشیش

جس نبوت میں نہیں قوت و شوکت کا پیام

اردن میں (۱۲) قادیانیوں کا قبول اسلام

دفتر ختم نبوت لندن سے یہاں موصول ہونے والی ایک اطلاع میں بتایا گیا ہے کہ اردن میں ۱۲ قادیانیوں نے اسلام قبول کر لیا ہے۔ ابتدائی خبر کے مطابق طٰحہٰ صالح جنگی عمر ۹ ۲ سال نے اپنے ۱۲ ساتھیوں سمیت مسلمان ہو گیا ہے۔ طٰحہٰ صالح نے کہا کہ وہ اور ان کے ۱۲ ساتھی بغیر جبر و کراہ کے قادیانیت سے تائب ہو کر مسلمان ہو گئے ہیں۔ انہوں نے اوران کے نامور شہر کی شریعت عدالت کے سامنے بیان دیتے ہوئے کہا کہ پچھلے دنوں میں ابو شعیب کی کتاب جو کہ عربی زبان میں ہے پڑھنے کا موقع ملا۔ مجھ پر قادیانیت کی حقیقت واضح ہو گئی ہے۔ اور اب میں قادیانیت ترک کر کے مسلمان ہو رہا ہوں۔ انہوں نے مزید کہا کہ میں قادیانیت سے نفرت کا اظہار کرتا ہوں انہوں نے ایسی تمام قادیانی کتب جو ان کے پاس موجود تھیں شرعی عدالت کے جج کے حوالہ کر دیں۔ انہوں نے کہا کہ میرے والد اردن کے پہلے قادیانی تھے جنہوں نے ۱۹۲۸ء میں قادیانیت جیسے باطل مذہب کو قبول کیا تھا۔ بعض خبر رساں کے مطابق طٰحہٰ نے کہا کہ میں نے ۵۰ ہزار امریکی ڈالر تین سال قبل قادیانیوں کو دیئے تھے تاکہ اس رقم سے مرزا محمود کی نام نہاد تفسیر کبیر عربی میں چھاپیں مگر انہوں نے ابھی تک نہیں چھاپی۔ اس خبر کی مزید تفصیلات کا ابھی انتظار ہے۔

فرینکفرٹ میں قادیانیوں کے زیر اہتمام منعقد ہونیوالا سیمینار مشاعرہ ناکام ہو گیا

قادیانیوں نے دھوکہ دہی سے مسلمان ادیبوں اور شاعروں کو پروگرام میں شرکت کی دعوت دی تھی

جمیل الدین عالی فرینکفرٹ سے پروگرام میں شرکت کئے بغیر واپس چلے گئے۔

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت اور مقامی مساجد کے رہنماؤں نے شاندار کردار ادا کیا۔

مغربی جرمنی سے ایک رپورٹ

(فرینکفرٹ، مغربی جرمنی) فرینکفرٹ سے یہاں موصول ہونے والی اطلاع میں بتایا گیا۔ یہاں قادیانیوں کو اس وقت زبردست دھچکا لگا جب ان کا دجل و فریب سے بنایا گیا ایک ادبی پروگرام ناکام ہو گیا۔ تفصیلات کے مطابق قادیانیوں نے قرار داد پاکستان کی گولڈن جوبلی کے سلسلے میں تخلیق پاکستان سے تعمیر پاکستان تک کے نام سے ایک سیمینار اور مشاعرہ کا پروگرام ۱۲ مئی ۱۹۹۰ء بروز ہفتہ شام ۸ بجے فرینکفرٹ یونیورسٹی میں رکھ دیا اور اس سلسلے میں پاکستان، برطانیہ اور اسکنڈے نیوین ممالک سے مشہور ادیبوں، شاعروں کو دعوت دی گئی کہ وہ اس پروگرام میں شرکت کریں۔ پروگرام کے مشہور شرکاء میں جناب الطاف گوہر اور جمیل الدین عالی سرفہرست تھے۔ اس پروگرام کی کافی تشہیر کی گئی مختلف قسم کے ہینڈ بل اور اشتہارات شائع کیے گئے اور ان اشتہارات کو فرینکفرٹ کی مساجد میں بھی تقسیم کرنے کا اہتمام کیا گیا۔ اشتہارات میں اس بات کو خفیہ رکھا گیا کہ یہ پروگرام قادیانیوں کے زیر اہتمام منعقد کیا گیا ہے۔ اشتہارات میں قادیانی جماعت کا نام کہیں

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت
ڈسٹرکٹ ایسٹ لانڈھی کی طرف سے
مولانا عبدالرحمن یعقوب باوا کو

استقبالیہ

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت لانڈھی ایسٹ کے پریس ریلیز کے مطابق گزشتہ دنوں ایک پُروقار استقبالیہ دیا گیا۔ ختم نبوت کی اعلیٰ کارکردگی کو خراج تحسین پیش کرنے کی خوشی میں یہاں کے احباب نے مولانا محمد عمر فاروقی صدر یونٹ احباب مولانا عبدالقیوم رحمانی جنرل سیکرٹری نے مشترکہ ختم نبوت کے تعاون سے پروگرام مرتب کیا۔ استقبالیہ رہبری روڈ علم آباد کالونی قرار پائی۔ استقبالیہ سے مولانا عبدالرحمن یعقوب باوا نے خطاب کرتے ہوئے کہا کہ مجلس، قادیانیت کی سرکوبی کیلئے سرگرم عمل ہے آج ہماری ذمہ داریاں پاکستان کی سرحدات کے پار تک پہنچ گئی ہیں۔ ہم نے عالمی سطح پر قادیانیت کی سرکوبی کی۔ پروگرام میں مولانا محمد انور فاروقی اور مولانا عمر فاروقی نے بھی خطاب کیا۔ انہوں نے کہا کہ شیزان کا مکمل بائیکاٹ کیا جائے کیونکہ یہ قادیانی مشروب ساز فیکٹری ہے۔

سے گریز کرتے ہوئے صرف چند افراد کا نام اور ان کے فون نمبر لکھ دیئے گئے۔ جب اس پروگرام کا علم فرانکفرٹ کے غیور مسلمانوں کو ہوا تو فوراً حرکت میں آگئے۔ انہوں نے پاکستان اور برطانیہ میں ختم نبوت کے دفاتر اور جرمنی میں اہم لوگوں سے رابطہ قائم کیا۔ اس کے علاوہ انہوں نے سفیر پاکستان برائے مغربی جرمنی سے بھی رابطہ قائم کیا اور ان سب کو یہ بتایا گیا کہ یہ پروگرام دراصل قادیانیوں کی ایک نئی چال ہے مسلمانوں میں اپنی ارتداد پھیلانے کے لیے راہ ہموار کرنا ہے۔ چنانچہ یہ وہاں کے مسلمانوں کی محنت کا نتیجہ ہے کہ قادیانیوں کا ترتیب دیا گیا یہ پروگرام زبردست طور پر ناکام ہو گیا۔ جناب محترم جمیل الدین عالی جو خصوصی طور پر اس پروگرام میں شرکت کیلئے گئے تھے پروگرام کے مطابق جناب جمیل الدین عالی نے محفل مشاعرہ کے پروگرام کی صدارت کرنا تھی انہیں سیمینار میں قرارداد پاکستان کی [illegible] میں عہد حاضر کے تقاضے کے موضوع پر خطاب بھی کرنا تھا۔ لیکن جب ان کو بتلایا گیا کہ اس پروگرام کا تمام تر اہتمام قادیانیوں کی طرف سے ہے تو انہوں نے اس پروگرام میں شرکت کرنے سے انکار کر دیا۔ اور فوراً وہ واپس چلے گئے جبکہ اطاف گوہر، افتخار عارف، اور سلیم آرٹیشی سرے سے لندن سے فرانکفرٹ تشریف ہی نہ لائے رپورٹ میں بتایا گیا ہے کہ اس پروگرام میں صرف قادیانیوں نے شرکت کی کوئی مسلمان شریک نہیں ہوا مسلمانوں نے مکمل بائیکاٹ کیا۔

مولانا مشتاق الرحمن جو ختم نبوت کے نمائندے بھی ہیں انہوں نے ایکشن کمیٹی برائے تحفظ ختم نبوت کے قیام کا اعلان کیا ہے۔ انہوں نے دس ارکان پر مشتمل ایک کمیٹی تشکیل دی ہے۔ انہوں نے مغربی جرمنی کے تمام مسلمانوں سے اپیل کی ہے کہ

> **والدین**
>
> **غلام رسول شیشہ والا اکرو**
>
> کبیرہ گناہوں میں سب سے بڑا گناہ اللہ کے ساتھ کسی کو شریک کرنا اور والدین کی نافرمانی کرنا ہے (بخاری مسلم)

نوٹ:۔ ہمارے مغربی جرمنی کے نمائندے محمد فاروقی سیمینار اور مشاعرہ کا تفصیلی رپورٹ دینے والے ہیں، وہاں کے مسلمانوں کا اس مشاعرہ کے بارے میں رد عمل، بڑے بڑے نامور شعراء کی بجائے مشاعرہ میں شرکت، عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت ایکشن کمیٹی میں حاضری۔ عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت ایکشن کمیٹی کی طرف مشاعرے کی حقیقت واضح کرنے کیلئے ایک اشتہار کا اجراء روزنامہ جنگ لندن کا اپنی قیمت دینے کے باوجود شائع کرنے سے انکار اور قادیانیت نوازی کا کھلا ثبوت، اور اسی طرح ان کے تفصیلی حالات پر مبنی رپورٹ کا فیکس آنیوالا ہے۔ آئندہ شمارے کا انتظار فرمائیں۔ ادارہ

HB

TRUSTABLE
MARK

Hameed BROS JEWELLERS

MOHAN TARRACE SHAHRAH-E-IRAQ | SADDAR KARACHI-3

حمید برادرز جیولرز

موہن ٹیرس۔ نزد جلال دین۔ شاہراہ عراق، صدر کراچی۔

فون: 521503-525454

آپ کے مسائل

قادیانیوں کا ذبیحہ حرام ہے

محمد عامر چشتی مصطفیٰ آباد لاہور

س:۔ کیا قادیانیوں کے ہاتھ کا لایا ہوا سودا سلف اور ان کا ذبیحہ جائز ہے۔ اور ان کا ذبح کیا ہوا جانور جائز ہے؟

جواب:۔ قادیانیوں کا ذبح کیا ہوا جانور تو مردار اور حرام ہے ان کا لایا ہوا سودا سلف جائز ہے۔ مگر ان سے منگوانا جائز نہیں اور ان سے قطع تعلق نہ کرنا ایمان کی کمزوری ہے۔

س:۔ کیا میں اپنے سسرال میں ان برتنوں میں کھانا کھا سکتا ہوں جن میں قادیانی کھاتے پیتے رہیں؟

جواب:۔ دھو کر کھا پی سکتے ہیں۔

س:۔ کیا اسلام مجھے اپنی بیوی پر یہ پابندی لگانے کا حق دیتا ہے کہ میں اپنی بیوی کو قادیانی رشتہ داروں سے ملنے نہ دوں۔

جواب:۔ ضرور پابندی ہونی چاہیئے،

س:۔ کیا میں اپنے قادیانی رشتہ داروں کے سلام کا جواب دے سکتا ہوں۔ اور ان سے ہاتھ ملانے پر کوئی پابندی تو نہیں ہے؟

جواب:۔ ان سے سلام و مصافحہ ناجائز ہے۔

س:۔ میرے سسرال جو کہ مسلمان ہونے کے دعویدار ہیں۔ قادیانیوں سے عرصہ دراز سے تعلق رکھے ہوئے ہیں۔ اور اکثر ان کے کھانا وغیرہ بھی کھا لیتے ہیں۔ کیا ان کا یہ عمل آخرت میں ان کے لئے نقصان دہ نہیں ہوگا؟

جواب:۔ قادیانی اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم کے دشمن ہیں۔ ایسے موذیوں سے تعلقات رکھنا آخرت میں یقیناً نقصان دہ ہوگا۔ اللہ تعالیٰ اپنے قہر و غضب سے محفوظ رکھیں۔ اور ہماری غلطیوں کو معاف فرمائیں۔

غیر مسلموں سے ملاپ کا حکم

محمد احتشام چغتائی حیدرآباد

دو دوست ہیں۔ جو کہ عیسائی ہیں۔ میں ان کے گھر جاتا ہوں۔ وہ ہمارے گھر آتے ہیں۔ میں ان کے گھر کھانا وغیرہ بھی کھاتا ہوں۔ آپ مہربانی کر کے یہ بتائیں کہ کیا یہ سب جائز ہے۔ گناہ تو نہیں ہے؟

جواب:۔ دوستانہ تعلق کر کے تکلف ایک دوسرے کے گھر آنا جانا اور کھانا پینا ہو، جائز نہیں۔ قرآن کریم میں ہے کہ "یہود و نصاریٰ سے دوستی مت رکھو، جو شخص ان سے دوستی رکھے گا۔ وہ انہی میں سے ہوگا۔"

عیسائی کورس

س:۔ کیا عیسائی مذہب کے کورس گناہ تو نہیں ہے۔ وہ کورس ڈاک کے ذریعے کراتے ہیں۔ ان کے چرچ جانا گناہ ہے یا نہیں؟

ج:۔ عیسائی اپنے مذہب کی تبلیغ کے لئے "کورس" جاری کرتے ہیں۔ جس سے اصل مقصد نوجوانوں کو اسلام سے برگشتہ کرنا ہے۔ اس لئے ایسے کورسوں میں شرکت جائز نہیں۔ اسی طرح ان کے چرچ میں جانا بھی جائز نہیں

جس نے کہا قادیانی مسلمانوں سے اچھے ہیں۔ وہ قادیانیوں سے بدتر کافر ہو گیا

عبدالرزاق ماڈل سکول لاہور

ایک مرزائی کی بیوی گذشتہ دنوں فوت ہو گئی۔ دفتر والے اور میرے ساتھی نماز جنازہ پڑھنے کے لئے جانے لگے۔ میں نے دین اسلام کے مطابق انکے نماز جنازہ پڑھنے سے انکار کیا۔ بہر حال اکثر ساتھی نماز جنازہ پڑھنے میں شامل ہوئے اور یہ بات ہر ایک کے علم تھی کہ مرزائی ہے۔ اب آپ نماز جنازہ پڑھنے والوں کے لئے کیا سزا ہے اس سلسلے فرمائیں۔

۲:۔ نماز جنازہ پڑھانے اور پڑھنے والوں کا نکاح ٹوٹ گیا۔ یا نہیں؟

۳:۔ نماز جنازہ پڑھانے اور پڑھنے والوں کے پیچھے نماز پڑھنا جائز ہے۔ یا ناجائز؟

۴:۔ نماز جنازہ میں سیر الکلام کرنا جائز یا ناجائز

۵:۔ نماز جنازہ میں شامل ہونے والے کفارہ ادا کریں۔ یا نہ کریں۔ اور کفارہ کیا؟

۶:۔ وہ مسلمان رہے یا نہیں رہے۔

:۔ میرے ایک مسلمان ساتھی نے بحث کے دوران کہا کہ آپ (مسلمانوں) سے مرزائی اچھے ہیں۔ اور مرزائی مسلمان ہیں۔ کیونکہ وہ کلمہ پڑھتے ہیں۔ نماز پڑھتے ہیں قرآن پاک پڑھتے ہیں۔ حالانکہ یہ بات ہر ایک کے علم میں ہے کہ ستمبر ۱۹۷۴ء کو اس وقت کی قومی اسمبلی نے غیر مسلم قرار دے دیا تھا۔ جس میں علماء دین کے کردار خدمات کو فراموش نہیں کیا جا سکتا اب آپ قرآن و سنت کی روشنی میں بتائیں کہ مرزائی کو مسلمان کہنا اور مسلمان سے مرزائی کو اچھا کہنے والے کے متعلق کیا حکم ہے؟

جواب:۔ اس مسئلہ پر میرا رسالہ "قادیانی جنازہ" چھپ چکا ہے اس کا مطالعہ کر لیا جائے۔ جن لوگوں کو یہ معلوم تھا کہ قادیانیوں کے عقائد کیا ہیں، اس کے باوجود انہوں نے قادیانی کا جنازہ پڑھا۔ وہ مسلمان نہیں رہے۔ ان پر لازم ہے کہ اپنے ایمان اور نکاح کی تجدید کریں۔ اور اس سے توبہ کریں۔ اور جب تک لوگ اپنی غلطی پر نادم ہو کر توبہ نہ کریں۔ ان سے سلام و کلام نہ کیا جائے۔

جس شخص نے یہ کہا کہ قادیانی مسلمانوں سے اچھے ہیں۔ وہ خود قادیانیوں سے بدتر کافر ہو گیا۔ اپنے اس قول سے توبہ کرے اور اپنے نکاح و ایمان کی تجدید کرے۔

ن کا ادغام ہوگا یا نہیں؟

عبدالفتاح خان ——— واہ کینٹ

اَشْہَدُ اَنْ لَّآ اِلٰہَ " اس حصے کی ادائیگی میں "ن" کا عنصر شامل ہوگا یا نہیں جب اذان دیتے ہیں تو آواز میں "ن" کی آواز کا عنصر شامل ہوگا یا نہیں۔

جواب:۔ ن کا لام میں ادغام تام ہوگا۔ نون کی آواز ختم ہو جائے گی۔ اَلَّآ اِلٰہَ پڑھا جائے گا۔

(مذکورہ رسالہ علاقائی دفتر ختم نبوت میں دستیاب ہے)

KHATME NUBUWWAT (AN INTERNATIONAL WEEKLY MAGAZINE)
Registered No. M-160

مُرشد العلماء حضرۃ مولانا خان محمد مدظلہ امیر عالمی مجلس تحفظ ختمِ نبوت کی اپیل

قربانی کی کھالیں

عالمی مجلس تحفظ ختمِ نبوت کو دیجئے

مسائل قربانی

ہر صاحب نصاب پر قربانی واجب ہے غریب اور قرضدار پر واجب نہیں۔

قربانی کے جانور کی عمر — بکرا، بکری ایک سال، گائے، بیل، بھینس، بھینسا دو سال، اونٹ، اونٹنی پانچ سال۔ البتہ دنبہ، بھیڑ، مینڈھا، دنبی، بھیڑ چھ ماہ کا جائز ہے بشرطیکہ خوب موٹا تازہ ہو، اگر ایک سال کے بھیڑ دنبوں میں چھوڑیں تو فرق معلوم نہ ہو۔

- قربانی کا جانور بے عیب ہو۔
- خصی جانور کی قربانی جائز ہے۔
- کان قدرتاً بالکل چھوٹے ہوں قربانی جائز ہے۔
- پیدائشی سینگ نہ ہوں قربانی جائز ہے۔
- سینگ تھے مگر ٹوٹ گئے لیکن جڑ سے نہیں ٹوٹے یا خول اتر گیا لیکن اندر سے محفوظ ہے تو قربانی جائز ہے۔
- پیدائشی کان نہ ہوں یا تھے مگر تہائی یا اس سے زائد کٹ گئے، قربانی جائز نہیں۔
- جانور اندھا، کانا یا ایک آنکھ کی تہائی یا اس سے زائد روشنی ضائع ہو جائے قربانی جائز نہیں۔
- جانور کے بالکل دانت نہ ہوں تو قربانی جائز نہیں۔
- جانور کی تہائی سے زائد دم کٹ جائے قربانی جائز نہیں۔
- لنگڑا جانور جو تین پاؤں پر چلتا ہو، چوتھا پاؤں گھسیٹ کر چلتا ہو، قربانی جائز نہیں۔
- گائے، بھینس، اونٹ میں سات آدمی حصہ دار ہو سکتے ہیں، اگر کوئی کیلا کرے تو بھی جائز ہے۔
- سنت ہے جب جانور ذبح کرنے لگے تو روبقبلہ لٹائے تو یہ دعا پڑھے:

اِنِّیْ وَجَّهْتُ وَجْهِیَ لِلَّذِیْ فَطَرَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ حَنِیْفًا وَّمَآ اَنَا مِنَ الْمُشْرِکِیْنَ اِنَّ صَلَاتِیْ وَنُسُکِیْ وَمَحْیَایَ وَمَمَاتِیْ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ

- عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت ملت اسلامیہ کی بین الاقوامی تبلیغی و اصلاحی تنظیم ہے۔
- یہ تنظیم ہر قسم کے سیاسی مناقشات سے علیحدہ ہے۔
- تبلیغ و اقامت دین خصوصاً عقیدہ ختم نبوت کا تحفظ اس کا طرۂ امتیاز ہے۔
- اندرون و بیرون ملک میں ۵۰۰ دفاتر و مراکز، ۱۲ دینی مدارس ہر وقت مصروف عمل ہیں۔
- لاکھوں روپے کا لٹریچر اردو، عربی، انگریزی میں چھاپ کر پوری دنیا میں مفت تقسیم کیا جاتا ہے۔
- عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے زیر اہتمام دو ہفت روزہ جرائد شائع ہو رہے ہیں۔
- صدیق آباد (ربوہ) میں مجلس کی سرگرمیاں جاری ہیں وہاں دو مسجدیں اور دو مدرسے چل رہے ہیں۔
- عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے مرکزی دفتر میں دارالمبلغین قائم ہے جہاں علماء کو رد قادیانیت کا کورس کرایا جاتا ہے۔
- ملک بھر میں اہل اسلام اور قادیانیوں کے درمیان بہت سے مقدمات قائم ہیں، جن کی پیروی عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کر رہی ہے۔
- ہر سال دنیا بھر میں عالمی مجلس کے مبلغین تبلیغ اسلام اور تردید قادیانیت کے سلسلے میں دورے پر رہتے ہیں۔
- اس سال میں جب سابق برطانیہ میں عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کی کانفرنس منعقد ہوئی اور امریکہ میں متعدد کانفرنسیں منعقد کی گئیں۔ افریقہ کے ایک ملک مالی میں مجلس کے وفد راہنماؤں کی کوششوں سے ۳۰ ہزار افراد انہوں نے اسلام قبول کیا اور اب مرکز بنانے کا منصوبہ ہے۔

یہ سب اللہ تبارک و تعالیٰ کی نصرت اور آپ کے تعاون سے ہو رہا ہے۔

اس کام میں مخیر دوستوں اور دردمندانِ ختم نبوت سے درخواست ہے کہ وہ قربانی کی کھالیں، زکوٰۃ، صدقات اور عطیات عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کو دے کر اپنے آقا ﷺ کو خوش کریں۔

دفتر مرکزیہ عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت
حضوری باغ روڈ ملتان شہر
فون نمبر: ۷۶۳۳۸

دفتر عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت
جامع مسجد باب الرحمت پرانی نمائش
کراچی ——— فون نمبر: ۷۱۱۶۷۱

الائیڈ بینک گرومندر گارڈن برانچ کراچی اکاؤنٹ ۹۵۵ میں بھی جمع کرا سکتے ہیں۔

مسائل قربانی

- اور ذبح کرنے کے بعد یہ دعا پڑھے:

اَللّٰهُمَّ تَقَبَّلْهُ مِنِّیْ کَمَا تَقَبَّلْتَ مِنْ حَبِیْبِکَ مُحَمَّدٍ وَّخَلِیْلِکَ اِبْرَاهِیْمَ عَلَیْهِمَا السَّلَامُ

- قربانی کا گوشت تول کر تقسیم کریں، اندازہ سے تقسیم جائز نہیں۔
- حصہ دار سب مسلمان ہوں، اگر قادیانی یا لاہوری مرزائی حصہ دار ہو گا تو سب کی قربانی نہ ہو گی۔
- مرزائی دائرہ اسلام سے خارج ہیں اس لئے اگر مرزائی نے جانور ذبح کیا، یا اپنی قربانی کا گوشت بھیجا، تو اس کا کھانا حرام ہو گا۔
- قربانی کی کھال یا گوشت ذبح کرنے کے عوض دینا جائز نہیں۔
- قربانی کے جانور کی رسی، زنجیر وغیرہ صدقہ میں دینی چاہئے۔
- ذی الحجہ کی نویں تاریخ نماز فجر کے بعد سے تیرھویں ذی الحجہ کی عصر تک مقیم لوگوں کے لئے یا باجماعت ہر فرض نماز کے بعد اونچی آواز سے ایک دفعہ مندرجہ ذیل تکبیرات کہنا واجب ہے، اگر امام بھول جائے تو مقتدی خود تکبیر شروع کر دیں۔

اَللّٰهُ اَکْبَرُ اَللّٰهُ اَکْبَرُ لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاللّٰهُ اَکْبَرُ اَللّٰهُ اَکْبَرُ وَلِلّٰهِ الْحَمْدُ

- یکم ذی الحجہ سے لیکر قربانی سے فارغ ہونے تک قربانی کرنے والا حجامت نہ کرے تاکہ حج کرنے والوں کیساتھ مشابہت ہو جائے۔
- نماز عید کے لئے گھر سے نکلیں تو مذکورہ بالا تکبیرات قدرے بلند آواز کے ساتھ کہتے جائیں۔
- ایک راستے سے جائیں دوسرے سے آئیں۔